REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO R. N. 61/57.

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ — وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

REGD NO P/GDP 3.

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد ۲۸ — شمارہ ۳۷

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر :- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین :- جاوید اقبال اختر — محمد انعام غوری

شرح چندہ : سالانہ ۱۵ روپے — ششماہی ۸ روپے — ممالک غیر ۳۵ روپے — فی پرچہ ۳۰ پیسے

The Weekly BADR Qadian.

۲۰ شوال ۱۳۹۹ ہجری — ۱۳ تبوک ۱۳۵۸ ہش — ۱۳ ستمبر ۱۹۷۹ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۰ تبوک (ستمبر)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں درج شدہ مورخہ ۳ ستمبر کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

”گرمی کی وجہ سے ضعف کی تکلیف رہی۔ عام طبیعت اچھی ہے“

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں کرتے رہیں۔

★— حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بلڈ پریشر کی زیادتی کمزوری اور ٹانگوں میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت سیدہ مدظلہا کی کامل صحت کے لئے بھی دعا فرماتے رہیں نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔

قادیان ۱۰ تبوک (ستمبر) محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی تبلیغی و تربیتی دورے کے سلسلہ میں مورخہ ۷/۹ کو کشمیر تشریف لے گئے ہیں۔ آپ کی عدم موجودگی میں محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز قائم مقام ناظر اعلیٰ اور محترم چوہدری عبدالقدیر صاحب قائم مقام امیر مقامی کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

محترمہ حضرت بیگم صاحبہ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ پہلے سے بہتر ہے۔

●— محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی بڑی صاحبزادی محترمہ امۃ العلیم صاحبہ عصمت جو اپنے شوہر محترم منصور احمد خان صاحب امام مسجد فرینکفورٹ کے ساتھ فرینکفورٹ (مغربی جرمنی) میں مقیم ہیں، کئی مہینوں سے جگر کی خرابی اور بعض دیگر عوارض کے سبب بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ موصوفہ کی کامل و عاجل صحتیابی کے لئے دعا فرمادیں تا وہ بھی اپنے خاوند کے ساتھ خدمتِ دین میں ہمہ تن مصروف رہ سکیں۔ آمین :

امام مہدی کی آمد کا مقصد قرآن کے نور کو دنیا میں پھیلانا ہے

اگر خدا تعالیٰ کی محبت آپ کے ساتھ ہو گی تو کوئی شر آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا

جماعہائے احمدیہ انڈونیشیا کے ۲۷ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ روح پرور پیغام جو حضور نے از راہِ شفقت جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کے ۲۷ویں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ربوہ سے ارسال فرمایا، ہے تو بہت مختصر لیکن جس جامع اور پیارے انداز میں حضور انور نے جماعت کو خدا تعالیٰ کی محبت، حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت، حضرت امام مہدی علیہ السلام کی بعثت کے مقصد اور اس ضمن میں جماعت پر عائد شدہ ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے، احباب جماعت پر اپنی شفقت اور دلی محبت کا اظہار فرمایا ہے۔ وہ اس شان کا حامل ہے کہ ہر احمدی اس روح پرور پیغام کے ایک ایک فقرہ کو بغور پڑھے، دل و دماغ میں محفوظ رکھے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتا رہے۔ یہ کہنا مبالغہ نہیں ہوگا کہ اس مختصر مگر نہایت جامع بصیرت افروز پیغام میں احمدیت کا خلاصہ بیان کر دیا گیا ہے ——— (ایڈیٹر بدر)

”بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ لوگ جلسہ سالانہ منعقد کر رہے ہیں۔ میں اس کی کامیابی کے لئے دعا کرتا ہوں۔

آپ لوگ بہت ہی خوش قسمت ہیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت امام مہدی موعود علیہ السلام کو قبول کرنے کی توفیق ملی۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے تشریف لانے کا اہم مقصد قرآن کے نور کو تمام دنیا میں پھیلانا ہے اور قرآن شریف کے احکامات پر عمل کرانا ہے اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری پوری فرمانبرداری اور اطاعت کرو اور اپنی زندگی کو آپؐ کے دین کی سربلندی کے لئے وقف کردو تاکہ خدا تعالیٰ بھی آپ لوگوں سے محبت کرے۔ اگر خدا تعالیٰ کی محبت آپ کے شاملِ حال ہوگی تو کوئی شر آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ اور وہ تمام وعدے جن کا قرآن کریم میں ذکر کیا گیا ہے وہ آپ کو مل جائیں گے۔

میں آپ لوگوں سے بہت محبت رکھتا ہوں اور آپ لوگوں کے لئے دعائیں کرتا رہتا ہوں۔ خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے ایمان کو بڑھائے اور برائیوں سے محفوظ رکھے۔ خدا تعالیٰ آپ کو اپنی رحمت کے سائے میں رکھے اور دائمی فضل سے نوازتا رہے۔ آمین :

والسلام

مرزا ناصر احمد

خلیفۃ المسیح الثالث

لجنات اماء اللہ بھارت کے نام

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے

عید مبارک کا پیغام!

محترمہ حضرت مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے میرے نام بھارت کی تمام بہنوں کو عید مبارک کا پیغام بھجواتے ہوئے تلقین فرمائی ہے کہ ماہِ رمضان المبارک کی مشق کو آئندہ بھی جاری رکھنے کی کوشش کی جائے۔ چونکہ یہ پیغام تاخیر سے موصول ہوا اس لئے اب بہنوں کی خدمت میں پہنچایا جا رہا ہے ——— صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

”مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ انڈیا ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عیدالفطر کے اس پر مسرت موقعہ پر میری طرف سے دلی مبارکباد قبول کریں۔ اور سب بہنوں کو میری طرف سے مبارکباد پہنچا دیں۔ نیز میرا یہ پیغام بھی پہنچا دیں کہ رمضان کے ان ایام میں میں آپ سب کے لئے دعائیں کرتی رہی۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کو اپنی رحمتوں کے سایہ تلے رکھے۔ اور آپ کو اور آپ کے بچوں کو ہر تکلیف سے محفوظ رکھے۔

مجھے امید ہے کہ اس رمضان کی برکات سے آپ سب نے فائدہ اٹھایا ہوگا۔ عبادتیں اور دعائیں کی ہوں گی۔ اب اس ایک مہینہ کی مشق کو آئندہ بھی جاری رکھنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر حال میں آپ کا حامی و ناصر ہو۔ سب بہنوں کو میری طرف سے السلام علیکم کہہ دیں۔

والسلام — مریم صدیقہ — صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس، قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پی ۱۶ ۱۴۳۵) سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

اِقْرَأْ — انقلابِ رُوحانی کی بُنیاد

حدیث کی تشریح صُحفِ سماوی کی روشنی میں!

از مکرم شیخ عبدالقادر صاحب (محقق) لاہور

احادیث کے حسن و قبح کو پرکھنے کے لئے بہت سے اصول محدثین نے پیش کئے۔ ایک اصول کشفی و الہامی انکشاف ہے اس کے تحت ایک اصل یہ بھی ہے۔ کہ فرمودۂ رسولؐ کی تعیین کے لئے صحفِ سماوی سے مدد لی جائے۔ ایک مثال پیش خدمت ہے۔ بدء الوحی کے باب میں ایک طرف بخاری و مسلم کی روایات ہیں جن کا ماخذ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے اور دوسری طرف عبید بن عمیر بن قتادہؓ نے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے یہ واقعہ بیان کیا جو سیرت ابن ہشام میں محفوظ ہو گیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ فرشتے کے بھینچنے پر ہر دفعہ مہبطِ وحی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہا

مَا اَنَا بِقَارِیٍٔ

پڑھے لکھے آدمیوں میں سے نہیں ہوں اُمّی ہوں۔ عبید بن عمیر بن قتادہ کی روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ بالآخر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بے اختیار ہو کر فرمایا۔

مَاذَا اَقْرَأُ

میں کیا پڑھوں؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

میں نے یہ فقرہ کہ میں کیا پڑھوں اس لئے کہا تھا تا اس ذریعہ سے میں اس صدمہ سے بچ جاؤں جو جبرائیل کے بھینچنے سے مجھے پہنچتا تھا۔

اب دیکھتے ہیں کہ فرمودۂ رسول کی تعیین کے سلسلہ میں صحفِ سماوی سے ہم کیسے مدد لے سکتے ہیں۔

انبیاء بنی اسرائیل میں سے ایک عظیم الشان پیغمبر یسعیاہ ہوئے ہیں۔ جن کو قرآن کریم نے اَلْیَسَعَ کے نام سے یاد کیا۔ (انعام ۸۶) ان پر بدءِ اوّل کی کیفیت کھولی گئی۔ یعنی بیابانِ عرب میں اِقْرَأْ کی صدائے انقلاب انگیز کی کیفیت ان کی بشارات میں ہے۔ کہ بیابانِ عرب میں اِقْرَأْ کی آواز بلند ہوگی۔ جس سے دنیا میں ایک روحانی انقلاب برپا ہوگا۔ یہ امر قرین قیاس ہے کہ ورقہ بن نوفل کے سامنے اسی قسم کی بشارات تھیں۔ اس نے مہبطِ وحی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ منہ سے جب اس کی لسانِ صدق سے یہ سُنا کہ غارِ حرا اِقْرَأْ کی صدا سے گونج اُٹھی۔ تو صاف پہچان لیا۔ کہ یہ وہی پیغمبر ہے جو تورات اور یسعیاہ نبی کی بشارات کا مصداق ہے۔

”ورقہ نے کہا اے میرے بھتیجے تم کیا دیکھتے ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ کیفیت دیکھی تھی سب بیان کی ورقہ نے کہا یہ تو وہ ناموس ہے جو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوا۔ کاش میں اس زمانہ میں جوان ہوتا۔ کاش میں زندہ رہتا۔ اس وقت تک جب تمہاری قوم تم کو نکال دے گی......

اگر میں نے اس دن کو پایا تو میں تمہاری پورے طور پر مدد کروں گا۔“

اس بیان میں بعض اشارات مضمر ہیں ورقہ کے سامنے ایک تو تورات کی مثیل موسیٰؑ والی پیشگوئی تھی۔ دوسری یسعیاہ نبی کی پیشگوئی کہ عَرَبہ میں صدائے اِقْرَأْ بلند ہوگی۔ تیسرے یسعیاہ نبی کی بشارت ”عرب کی بابت الہامی کلام“ جس میں ہجرت فرما ہونے والے قافلہ کی مدد کے لئے والہانہ انداز میں پکارا گیا ہے۔ یسعیاہ نبی کی بشارات غلط تراجم کے پردے میں مخفی تھیں۔ اب کچھ ظاہر ہوئی ہیں۔ کیونکہ قرن اوّل کا عبرانی متن بحیرۂ مردار کے غاروں سے منکشف ہو چکا ہے۔

نیو ورلڈ ٹرانسلیشن کے مطابق یہ بشارت کچھ اس طرح ہے۔ عبرانی لفظ میں نے بریکٹ میں دے دیے ہیں

پکارنے والے کی آواز!
بیابان میں خداوند کی راہ درست کرو۔ عَرَبہ (یعنی صحرائے عرب) میں ہمارے خدا کے لئے شاہراہ ہموار کرو۔ ہر ایک نشیب اونچا کیا جائے۔ اور ہر ایک پہاڑ اور ٹیلہ پست کیا جائے اور ہر ایک ٹیڑھی چیز سیدھی اور ہر ایک ناہموار جگہ ہموار کی جائے خداوند کا جلال آشکارا ہوگا اور تمام نوع انسان اسے دیکھے گی۔ کیونکہ خداوند نے اپنے منہ سے کلام کیا ہے۔ سنو! کوئی کہہ رہا ہے (اقْرَأْ) بآواز بلند پڑھ (یا اعلان کر) ایک شخص نے جواب میں کہا (مَہ اَقْرَأ) میں کیا پکاروں۔ دیکھو خداوند بڑی قدرت کے ساتھ آئے گا۔ اور اس کا بازو اس کے لئے سلطنت کرے گا۔“

(یسعیاہ $\frac{۴۰}{۱ تا ۱۰}$)

یسعیاہ نبی کی دوسری بشارت یہ ہے کہ بنی اسرائیل پر نبوت کامل سر بمہر ہو جائے گی۔ ایسے زمانے میں کتاب ایک اُمّی کے پیش کی جائے گی وہ کہے گا میں تو بالکل لکھنا پڑھنا نہیں جانتا۔ اس کے باوصف یہ کتاب لوگوں کے ہاتھ میں ہوگی۔

”بہرے کتاب کی باتیں سنیں گے اور اندھوں کی آنکھیں تاریکی اور اندھیرے میں سے دیکھیں گی۔ ظالم نابود ہو جائے گا۔ اور ٹھٹھے باز غائب ہو جائے گا۔ اور سب جو بدی کرنے کے لئے جاگتے رہتے ہیں۔ نیست کئے گئے۔

یسعیاہ $\frac{۲۹}{۱۱ تا ۲۰}$

اس بشارت کا ایک ٹکڑا نیو ورلڈ ٹرانسلیشن میں بایں الفاظ ہے۔

”یہ سر بمہر کتاب لازماً کسی ایسے شخص کو دی جائے گی۔ جو لکھنا (پڑھنا) نہیں جانتا۔ کوئی ہستی یوں گویا ہے، آپ اسے بآواز بلند پڑھیے! اور وہ جواب میں کہتا ہے۔ ”میں تو لکھنا پڑھنا جانتا نہیں“

(یسعیاہ $\frac{۲۹}{۱۲}$)

متن عبرانی کے الفاظ ہیں۔

لاِ امور	اسے کہا جائے گا۔
قرا	بآواز بلند پڑھو۔
نَا	براہِ کرم
زِہ	اسے
وامر	وہ کہے گا
لایدعتی	میں بالکل نہیں جانتا۔
سفر	لکھنا پڑھنا۔

ان بشارات سے ظاہر ہے کہ

مَا اَنَا بِقَارِیٍٔ

بھی درست ہے اور

مَاذَا اَقْرَأُ

بھی درست ہے۔ یہ دونوں روایتیں مل کر فرمودہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مکمل کر دیتی ہیں۔ اس طرح ہم صحفِ سماوی سے علم حدیث میں مدد لے سکتے ہیں۔ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے مسند احمد بن حنبل۔ بخاری اور ابن ہشام تینوں کی روایت پر سیر حاصل بحث کی ہے سب روایات اپنی اپنی جگہ درست ہیں۔ ان میں فرمودۂ رسولؐ کا کوئی ایک پہلو نمایاں ہے (تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو تفسیر کبیر سورۃ العلق کے نیچے ایک نادر اور مفصل نوٹ۔)

درخواست ہائے دُعا

(۱) محترم سید حمید احمد صاحب مقیم کینیڈا۔ اپنی صحت و عافیت اور باعزت روزگار ملنے اور جملہ پریشانیوں کے ازالہ کے لئے (۲) محترم افضل چوہدری صاحب مقیم کینیڈا۔ اپنی اہلیہ صاحبہ کی صحت و تندرستی اور ملازمت کے سلسلہ میں پیش آرہی مشکلات کے ازالہ کے لئے (۳)۔ مکرم محمد حبیب احمد جسوال مقیم لنڈن۔ جملہ مشکلات اور پریشانیوں کے ازالہ اور سب افرادِ خانہ کی صحت و عافیت کے لئے (۴)۔ مکرم ظفر اقبال بٹ صاحب مقیم انگلینڈ۔ والدہ صاحبہ کی صحت و عافیت کے لئے۔ ولادت کے مرحلہ میں سہولت کے لئے اور اپنے بھائی ناصر اقبال کی امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے احباب جماعت اور درویشانِ کرام سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ ناظر بیت المال آمد قادیان

(۵) مکرم شیخ حکیم الدین صاحب ہندی ٹیچر کے پی ایچ سکول کٹک اڑیسہ کے بڑے لڑکے عزیز بلال الدین احمدی نے اس سال M.E. Common Examination میں کل ۵۵۰ نمبر میں ۳۸۳ نمبر حاصل کر کے National Rural Talent Scholarship exam دینے کے لئے چنا گیا ہے۔ احباب سے عزیز کی نمایاں کامیابی کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

(۶) خاکسار کے نانا جان گزشتہ دنوں شدید بیمار ہو گئے تھے اب کسی قدر افاقہ ہے۔ اسی طرح میری والدہ محترمہ کی صحت اکثر خراب رہتی ہے ہر دو کی کامل صحتیابی اور اپنی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

خاکسار: صغیر احمد طاہر متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

ہماری عید اُس وقت ہوتی ہے جب ہمیں خدا کی طرف سے اس کی رضا اور قبولیت کی بشارت ملتی

بنی نوع انسان کے لئے جلد تر وہ دن طلوع ہو کہ وہ اللہ کی یہ آواز سنیں کہ میں تم سے خوش ہوں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وجد آفرین خطبہ عید الفطر کا ملخص

مورخہ یکم شوال ۱۳۹۹ھ (بمطابق ۲۵ ظہور / اگست ۱۳۵۸ ہش) کو ربوہ میں عید الفطر کی مقدس اور پُر مسرت تقریب سادہ اور پُر وقار طریق پر اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ و متضرعانہ دعاؤں کے ساتھ منائی گئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ میں تشریف لا کر نماز عید پڑھائی۔ اور پھر ایک مختصر لیکن نہایت پُر سرور اور وجد آفرین خطبہ ارشاد فرمایا۔ جس میں حضور نے واضح فرمایا کہ ہماری عید اسی وقت ہوتی ہے جب ہمیں نزول ملائکہ کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کی رضا اور قبولیت کی بشارت ملتی ہے۔ حضور نے اسی حقیقی عید کی لازوال مسرتوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جملہ احباب کے حق میں دعا کی کہ اللہ تعالیٰ انہیں اور ان تمام عاجز بندوں کو جو اطراف و جوانب عالم میں پھیلے ہوئے ہیں یہ عید مبارک کرے۔

۸ بجے کر چالیس منٹ پر حضور نے مسجد اقصیٰ میں تشریف لا کر نماز عید پڑھائی اور پھر خطبہ ارشاد فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔ آج ہماری عید ہے اللہ آپ سب کے لئے اس عید کو مبارک کرے۔ میں نے کہا ہے "ہماری عید" اس کی وجہ یہ ہے کہ عید عید میں فرق ہے خوشیاں سارا جہان مناتا ہے۔ سب مذاہب اور قوموں کے اپنے اپنے تہوار ہیں جنہیں وہ مناتے ہیں ہر تہوار دوسرے تہوار سے اور ہر عید کا دن دوسری عید سے مختلف ہے۔ ہماری عید اس وقت ہوتی ہے جب ہم اپنے خدا سے اُمید رکھتے ہیں اور وہ اپنے فضل سے ہماری اُمید بر لا کر ہمیں اپنی رضا اور قبولیت کی بشارت سے نوازتا ہے۔

روحانی مسرتوں اور بشارتوں کی حامل اس حقیقی عید کی وضاحت کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا خدا کے ایک عاجز بندے کی عید اس وقت ہوتی ہے جب اسے اپنے رب کی رضا اور اس کا پیار حاصل ہوتا ہے۔ اور آسمان سے فرشتوں کا نزول ہوتا ہے اور وہ اس کے کان میں کہتے ہیں کہ خوش ہو جاؤ ہر قسم کے اندیشے اپنے دل سے نکال دو اس لئے کہ خدا نے بڑے بڑے انعام تمہارے لئے مقدر کر رکھے ہیں۔ اور پھر خدا کے ایک عاجز بندے کی عید اس وقت ہوتی ہے جب اسے کہا جاتا ہے کہ اور آگے بڑھو اور مزید انعام پاؤ۔

ایک مومن کی اس حقیقی عید کو واضح کرنے کے بعد حضور نے فرمایا یہ ہے ہماری عید اور میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر بھروسہ رکھتے ہوئے کہتا ہوں کہ آپ سب کو یہ عید مبارک ہو وہ سب جو اس ملک میں ہیں ان کے لئے بھی یہ عید مبارک ہو اور خدا تعالیٰ کے وہ بندے جو یورپ، افریقہ، مشرقی و مغربی جزائر اور امریکہ، کینیڈا اور جنوبی امریکہ میں پھیلے ہوئے ہیں انہیں بھی یہ عید مبارک ہو اور بنی نوع انسان کے لئے جلد تر وہ دن طلوع ہو کہ تمام بنی نوع انسان جو اس کرۂ ارض پر آباد ہیں اللہ کی یہ آواز سنیں کہ میں تم سے خوش ہوں یعنی جس غرض کے لئے اس نے انسان کو پیدا کیا ہے وہ غرض پوری ہو اور تمام انسان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں اس حال میں آ جمع ہوں کہ ان پر اللہ تعالیٰ کے انعاموں کی موسلادھار بارش ہو رہی ہو۔

اسی ضمن میں حضور نے مزید فرمایا ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے جو کچھ ملتا ہے اس کے فضل سے ہی ملتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ (الاعراف آیت ۴۴)

سب تعریفیں اس خدا کو جس نے ہمیں جنت میں داخل ہونے کے لئے ایمان بخشا اگر وہ ہم پر اپنا فضل نہ کرتا تو ہم تو خود کچھ چیز نہ تھے۔ پس حمد کے ترانے گاتے ہوئے اپنی زندگی کے دن گزارو اور غلبۂ اسلام کی راہ پر آگے ہی آگے بڑھتے جاؤ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

روحانی مسرتوں اور آسمانی بشارتوں سے بھرپور و معمور اس ولولہ انگیز مختصر خطاب کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔ دعا سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے ایک بار پھر احباب کو بآواز بلند عید کی مبارکباد دی اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہہ کر واپس تشریف لے گئے۔

(الفضل مورخہ ۲۶ اگست ۱۹۷۹ء)

خلاصہ خطبہ جمعہ

فرمودہ ۲۴ اگست ۱۹۷۹ عیسوی

ربوہ ۳۰ رمضان ۱۳۹۹ھ (مطابق ۲۴ اگست ۱۹۷۹ء) کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ میں تشریف لا کر نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے حضور نے رمضان المبارک کی برکات اور اس سے حاصل ہونے والے اسباق کی روشنی میں خدام الاحمدیہ، انصار اللہ اور احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی کماحقہٗ ادائیگی کے سلسلہ میں ان کے بعض اہم فرائض کی طرف توجہ دلائی۔

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ سال رواں کے ماہ رمضان کا یہ آخری جمعہ اور آخری روزہ ہے۔ رمضان آج ختم ہو رہا ہے۔ لیکن رمضان کی ذمہ داریاں اور برکات ختم نہیں ہوتیں اور نہ وہ کبھی ختم ہوتی ہیں وہ سارا سال جاری رہتی ہیں۔ یہ مہینہ ایک قسم کا ریفریشر کورس ہے۔ رمضان میں ایک مومن کے لئے بہت سے اسباق مضمر ہوتے ہیں۔ اس میں اسے عادت ڈالی جاتی ہے کہ وہ ان اسباق کو بھولے گا نہیں بلکہ رمضان کے بعد بھی ان پر عمل پیرا ہوگا۔

برکات رمضان کے تسلسل کے کبھی نہ منقطع ہونے کا ذکر کرنے کے بعد حضور نے فرمایا رمضان ایک انتہائی ہمہ گیر اور ہمہ پہلو مجاہدہ کا نظارہ پیش کرتا ہے اول تو اس میں پورے ماہ روزے رکھے جاتے ہیں بکثرت نوافل ادا کئے جاتے ہیں کثرت سے قرآن مجید کی تلاوت کی جاتی ہے۔ دعائیں بھی بڑی کثرت سے کی جاتی ہیں صدقہ و خیرات بھی معمول سے زیادہ کیا جاتا ہے اس طرح ایک طرف خدمت کے جذبہ کو اُبھارا جاتا ہے اور دوسری طرف اپنے نفس اور ماحول کی تربیت کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دی جاتی ہے مرکزی نقطہ ان تمام مجاہدات اور عبادات کا یہ ہے کہ ہمارا خدا ہم سے راضی ہو اس کے لئے ثبات قدم کی اور رمضان کے بعد بھی کسی نہ کسی شکل میں اس مجاہدہ کو جاری رکھنے کی ضرورت ہے۔ رمضان میں ہمیں جو اسباق دئے گئے ہیں اور جو روحانی ورزشیں کرائی گئی ہیں ان کا بعد میں بھی جاری رہنا ضروری ہے۔ ان کی شکل تو بدل جائے گی لیکن روح نہیں بدلے گی نیت نہیں بدلے گی وہ اسی طرح قائم رہے گی۔

اس ضمن میں حضور نے خدام الاحمدیہ کو دو باتوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ اول تو وہ سارا سال ہی دعائیں کرتے رہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ دعاؤں سے غافل ہو کر خدا کے دامن کو چھوڑ دیں۔ حضور نے فرمایا ہر خیر اس سے مانگو اور خدا کرے کہ تم ہر خیر اس سے پاؤ۔ دوسرے حضور نے خدام کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ وہ یہ کبھی نہ بھولیں کہ وہ خادم ہیں ان کا کام دوسروں کی خدمت کرنا ہے اور اس کام کے بہت سے پہلو ہیں انہیں چاہیئے کہ وہ کسی ایک پہلو کو بھی نظر انداز نہ کریں اور یہ عزم کریں کہ وہ کسی کو دکھ میں دیکھ کر اسے دکھ میں نہیں رہنے دیں گے۔ اس ضمن میں حضور نے خدمت کے مختلف پہلوؤں کی طرف توجہ دلائی اور وقار عمل پر خاص زور دیا۔

[illegible] کو حضور نے ان کے فرائض یاد دلاتے ہوئے فرمایا تمہارا کام آئندہ نسلوں کی تربیت ہے۔ اس فرض کی کماحقہٗ ادائیگی کے لئے تم دعاؤں سے بھی کام لو اور خدا تعالیٰ سے یہ دعائیں مانگو کہ اے خدا تو ہماری ذریت کو اپنا بندہ بنا اور ان کے دلوں میں اپنا پیار پیدا کر۔ جس طرح خدام کے لئے خدمت اور دعا دونوں پہلو بہ پہلو ایک ساتھ چلتے ہیں۔ اسی طرح انصار کے لئے بھی [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... صلی اللہ علیہ وسلم۔

(باقی صفحہ [illegible] پر)

تقریر برجلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۸ء

قسط نمبر (۳)

مذہب کی ضرورت و اہمیت

از مکرم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی ایڈیشنل ناظر امور عامہ قادیان

اب اخلاق کے سلسلہ میں میں مذہبی کتب کی تعلیم کو قدرے تفصیل سے بیان کرتا ہوں۔

(الف) انسان کے سامنے سب سے پہلے اس کے والدین آتے ہیں والدین کے ساتھ حسن سلوک کی تعلیم ہر مذہبی کتب نے دی ہے۔ ان کی نافرمانی نہیں کرنی چاہیئے ان کے ساتھ اچھا اور بہتر سلوک کرنا چاہیئے قرآن مجید نے تو یہاں تک ذکر کیا کہ اگر تمہارے والدین بڑھاپے کو پہنچ جائیں اور تمہیں کسی بات پر جھڑک دیں تو تم اُف بھی نہ کرو کیونکہ انہوں نے تم کو اس وقت پالا جبکہ تم بالکل چھوٹے تھے اس تعلیم پر اگر انسان عمل کریں گے تو والدین کی شفقت و محبت میں اضافہ ہوگا والدین کے بعد ہمیں اپنے اعزہ و اقرباء کے ساتھ۔ یتامیٰ اور مسکینوں کے ساتھ مسافروں کے ساتھ پڑوسیوں ہمسایوں کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرنا چاہیئے قرآن مجید نے فرمایا۔

وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ

(ترجمہ) والدین کے ساتھ احسان اور خوش معاملگی کے ساتھ پیش آنا چاہیئے اسی طرح اپنے اعزہ و اقرباء کے ساتھ یتامیٰ کے ساتھ مسکینوں کے ساتھ اور مسافروں کے ساتھ بھی خوش معاملگی سے پیش آنا چاہیئے۔

(ب) لغو اور فحش باتوں اور کاموں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر صحیح العقل انسان کو اتنا شعور دیا ہے کہ وہ امتیاز کر سکے کہ کون سی باتیں اور کام لغو اور فحش میں آتے ہیں اللہ نے فرمایا ہے۔

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ خٰشِعُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ (سورہ مومنون ع ۱)۔

ترجمہ: فلاح پاگئے وہ لوگ جو نماز خشوع کے ساتھ ادا کرنے والے ہیں جو لغو اور فحش امور سے اعراض کرنے والے ہیں۔

اس چھوٹے سے جملے میں جملہ لغویات کا ذکر کر دیا گیا ہر وہ بات جو انسان کی فطرت کے مخالف ہے اس کو نیکی سے دور کرنے والی ہے جو اس کا وقت ضائع کر کے بری باتوں کی طرف لے جانے والی ہے لغو میں شمار ہوگی مثلاً بلا وجہ گپوں میں وقت ضائع کرنا۔ سینما بینی کرنا۔ جوا کھیلنا۔ چوری کرنا۔ شراب پینا۔ زنا کرنا۔ یہ سب امور لغویات میں شامل جو انسان کی نیکی کی مشینری کو تباہ و برباد کرتے ہیں اور کسی کام کا نہیں رہنے دیتے ان لغویات کے ہوتے ہوئے انسان کا روحانی ارتقاء حاصل کرنا ایک ناممکن سی بات ہے۔

(ج) جھوٹ بولنے سے پرہیز و نفرت کرنی چاہیئے جھوٹ دراصل تمام گناہوں کی جڑ ہے اگر انسان جھوٹ سے بچے تو بیشمار گناہوں سے بچ سکتا ہے اور جھوٹ بولنے سے انسانی مشینری سے بے شمار گناہ سرزد ہو جاتا ہے مثلاً اگر باپ بیٹے سے جھوٹ کام لیتا ہے اور بیٹا باپ سے جھوٹ بولتا ہے تو ان دونوں میں شبہات بدگمانیاں۔ غلط فہمیاں۔ بعد۔ دوری اور کشیدگی پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ اور گھر سے ہی فساد اور بدامنی شروع ہو جاتی ہے اسی لئے اللہ نے فرمایا

لعنت اللّٰہ علی الکاذبین

جھوٹ بولنا ہی جا کر جھوٹی گواہی بھی اسی زمرے میں آتی ہے۔

(د) ایک دوسرے پر طعنہ زنی نہ کرنی چاہیئے۔ ایک دوسرے پر طعنہ زنی کرنے سے کبھی کی اصلاح نہیں ہوتی بلکہ دونوں میں کشیدگی پیدا ہوتی۔ جب طعنہ زنی کی جاتی ہے اس میں ضد اور غصہ پیدا ہوتا ہے اور ضد کی وجہ سے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ اس کام کو اور وسیع پیمانہ پر کرے ورنہ وہ ہم کو بھی طعنہ دے سکتا ہے کیونکہ اس کے پاس بھی وہی انسانی مشینری ہے جو ہمارے پاس ہے ایک دوسرے پر تنقید اور طعنہ کرنے سے کوئی مسئلہ بآسانی حل نہیں ہو سکتا بلکہ نقصان ہوتا ہے اس لئے قرآن مجید نے فرمایا۔

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ

ہلاکت تباہی اور خرابی ہے ہر ایسے شخص کے لئے جو پیٹھ پیچھے عیب نکالنے والا ہو اور طعنہ دینے والا ہو

(ھ) کسی کو بُرے لقب سے نہ پکارنا چاہیئے۔

بُرے لقب سے پکارنا کسی کو بھی پسند نہیں۔ یہ مشاہدہ کی چیز ہے کہ اکثر لوگ ایک دوسرے کو بُرا نام دے کر پکارتے ہیں خواہ وہ مذاق میں ہی کیوں نہ ہو۔ مذاق کرتے کرتے پھر وہ مزاج بن جاتا ہے اس لئے قرآن کریم نے فرمایا۔

وَلَا تَلْمِزُوْا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ

(و) کسی کی پس پشت عیب جوئی نہ کرنی چاہیئے قرآن مجید نے اس کے لئے غیبت کا لفظ استعمال کیا ہے مثلاً اگر کسی شخص میں کوئی خرابی ہے جو اس کی پرسنل ہے اور ہم اگر اس کو ادھر ادھر کہتے پھریں تو اس شخص کو معلوم ہونے پر تکلیفاً بُرا لگے گا اور وہ ہماری خرابی معلوم کرنے کی جستجو میں لگ جائیگا۔ باہمی محبت اور ہمدردی ختم ہو جائے گی۔ تو غیبت فساد برپا کرنے والی چیز ہے اس لئے قرآن مجید نے واضح الفاظ میں فرمایا۔

وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا۔

تم میں سے کوئی ایک دوسرے کی غیبت نہ کرے

(ز) یتیم پر قہر و ظلم نہ کرنا چاہیئے اسی طرح سائل کو جھڑکنا نہیں چاہیئے اس سے بھی انتشار پیدا ہوتا ہے مثلاً ہم آپس سے باتیں کر رہے ہیں اور اس موقع پر کوئی سائل آگیا تو یہ نہیں ہونا چاہیئے کہ ہم اس پر برس پڑیں بلکہ اپنے پر کنٹرول رکھتے ہوئے اگر ہماری جیب میں کچھ پیسے ہیں تو اسے دے دیں ورنہ انسانیت سے اسے کہہ دیا جائے کہ بھائی اس وقت معاف کرو اگر سائل کو جھڑکا جائے تو یقیناً اس کا دل بھی مغموم ہوگا اس لئے قرآن مجید نے ہدایت کی ہے

اَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ

(ح) تجسس نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ اس سے بدگمانیاں پیدا ہوتی ہیں قربت کی بجائے بعد اور شکوک پیدا ہوتے ہیں اور باہمی محبت پیدا نہیں ہوتی قرآن مجید نے وَلَا تَجَسَّسُوْا کے الفاظ میں دریا کو کوزے میں بند کر کے تجسس سے پیدا ہونے والی جملہ خرابیوں کو روک دیا ہے۔

(ط) بیجا صرف نہیں کرنا چاہیئے اس سے اقتصادی حالت کمزور ہوتی ہے انسان مقروض ہو جاتا ہے اور القرض مقراض المحبۃ کے مطابق قرض باہمی محبت کو ختم کر دیتا ہے انگریزی کا محاورہ ہے

cut your coat according to your cloth

اس لئے قرآن مجید نے یہ تعلیم دی ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بے جا اسراف کرنے والے غیر پسندیدہ ہیں

(ی) خیانت نہیں کرنی چاہیئے یعنی دوسرے کی چیز یا ملکیت کو کسی بھی طریقہ سے اپنا بنانے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے خیانت کی مختلف شکلیں سامنے آتی ہیں مثلاً۔

گھریلو خیانت — گھر میں فرض کیجئے باپ کی یا کسی کی بھی شیروانی قمیص یا بکس وغیرہ میں روپے پیسے یا کوئی اور چیز پڑی ہے اور بیٹے صاحب یا کوئی عزیز آنکھ بچا کر نکال لیتے ہیں اور بلا اجازت صرف میں لے آتے ہیں تو ایک طرف تو یہ چوری ہے اس لئے بلا اجازت خرچ کرنے کی وجہ سے خیانت میں شمار ہوتی ہے ایسا کرنے والے سے قربت و محبت ختم ہو جاتی ہے۔

بیرونی خیانت: دوسری قسم کی خیانت جو گھر سے بھی اور باہر سے بھی تعلق رکھتی ہے۔ مثلاً باپ نے یا گھر کے کسی بڑے فرد نے اپنے کسی عزیز سے منی آرڈر یا Insured لیٹر بھجوایا۔ راستہ میں انہوں نے دوسرا منی آرڈر فارم لے کر روپے کم روانہ کر دیئے یا Insured لیٹر میں سے کچھ روپیہ نکال کر دیسے ہی سیل کر دئے۔

گھر سے کسی کو بازار سے سودا لانے کے لئے بھیجا انہوں نے سودا تو لا کر دے

دیا۔ لیکن ہر چیز کے پیسے زیادہ بتا کے اور اس طرح جو پیسے بچے وہ جیب میں رکھ لئے۔ اس سے پھر وہی بدگمانیاں اور شکوک پیدا ہوں گے خیانت کے ساتھ جھوٹ بھی Attach رہتا ہے اس لئے خائن لامحالہ جھوٹا بھی ہوتا ہے۔

دفتری خیانت۔ گھر کے تمام افراد گھر کی تمام چیزوں کے لئے امین ہوتے ہیں۔ اسی طرح دفتر کے تمام افراد وہاں کی کل پراپرٹی اور تمام چیزوں کے لئے امین ہوتے ہیں اگر دفتر میں کسی نے بالاستیم کی کوئی حرکت کی۔ اور وہاں کی کسی چیز کو اپنا تصور کیا یا اپنے نجی کام کے لئے دفتر کی کوئی چیز استعمال کی تو یہ بھی خیانت ہے۔

ہر وہ کام جس میں دوسرے کی ملکیت یا حق کو اپنا بنا لیا جائے وہ خیانت میں شمار ہوتا ہے۔

خیانت انسان میں خود غرضی۔ حسد جیسی خراب صفات کو پیدا کرتی ہے۔ خود غرض انسان ہر کام میں اپنے ذاتی مفاد کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دے گا چاہے دوسروں کا حق مارا جاتا ہو یا دوسروں کے گلے کٹتے ہوں گویا انسان کیٹر الامانت سے نکل کر حیوانیت کی کیٹگری میں آجاتا ہے

تجارتی خیانت۔۔ ناپ تول سے کمی کرنا بھی خیانت کے زمرہ میں آتا ہے اگر کوئی دکاندار اپنے ہاتھ کی صفائی سے تولتے وقت سیر کا ساڑھے تین پاؤ ہی تول کر دیتا ہے تو یہ بھی خیانت ہے۔ قرآن مجید نے اسی لئے فرمایا

وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَا اکْتَالُوْا عَلَی النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ وَاِذَا کَالُوْھُمْ اَوْ وَّزَنُوْھُمْ یُخْسِرُوْنَ۔

ماپ تول میں کمی کرنے والوں کے لئے بڑی خرابی ہے کہ جب لوگوں سے ماپ تول کریں تو پورا لیں اور جب ان کو ماپ کر یا تول کر دیں تو گھٹا دیں۔ اس لئے فرمایا۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْخَائِنِیْن

اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کو کبھی پسند نہیں کرتا

(ک) غرور اور تکبر نہیں کرنا چاہیئے

غرور و تکبر انسانی مشینری میں زنگا رنگ کے شر والے اثرات پیدا کرتا ہے مغرور شخص کبھی منصف مزاج نہیں ہو سکتا۔ مغرور شخص بڑی آسانی کے ساتھ خریدا جا سکتا ہے۔ اور اس کی اس کمزوری کی وجہ سے ہر ایک اس پر لعن طعن بھیجتا نظر آئے گا غرور و تکبر۔ انسانیت شرافت، بلند کردار اور اعلیٰ اخلاق کے بالکل مخالف ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُتَکَبِّرِیْن

اللہ تعالیٰ کو مغرور و متکبر انسان ناپسند ہے بلکہ فرمایا بِئْسَ مَثْوَی الْمُتَکَبِّرِیْن تکبر کرنے والوں کا ٹھکانہ بہت ہی برا ہے

نیز فرمایا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْر۔ اللہ تعالیٰ شیخی خورے اترانے والوں (متکبروں کو) پسند نہیں کرتا۔

(ل) غصہ کو قابو میں رکھنا چاہیئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلوان وہ شخص نہیں جو اپنی طاقت کے بل بوتے پر دوسرے کو پچھاڑ دیتا ہے بلکہ وہ شخص پہلوان ہے جو غصہ کے وقت اپنے پر قابو رکھتا ہے۔

غصہ کا لیول بڑھنے سے بڑے بڑے غلط نتائج برآمد ہوتے ہیں اگر غصہ پر انسان قابو پا لے تو ان غلط نتائج سے انسان بچ سکتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے متقی اور نیک لوگ جنت میں جائیں گے۔ متقی وہ ہیں جو سکھ اور دکھ میں خدا کی راہ میں خرچ کرتے وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَ الْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْن (آل عمران ع ۱۴) اور غصے کو پی جاتے ہیں اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں اس قسم کی نیکی کو اللہ پسند کرتا ہے

(م) عہد و پیمان کر کے اسے توڑنا نہیں چاہیئے بلکہ اس پر قائم رہنا چاہیئے۔ عہد و پیمان سے انحراف کرنے کی صورت میں لڑائی اور دشمنی پیدا ہوتی ہے اور اس پر قائم رہنے سے محبت و یگانگت کا پیدا ہونا یقینی ہے اللہ فرماتا ہے۔

وَاَوْفُوْا بِالْعَھْدِ اِنَّ الْعَھْدَ کَانَ مَسْئُوْلًا

(بنی اسرائیل ع ۴)

عہد و پیمان کو پورا کرو اگر ایسا نہیں کرو گے تو اس کے بارہ میں تم سے پوچھا جائے گا کہ تم نے عہد کو کیوں توڑا۔ پھر فرمایا۔ وَاَوْفُوْا بِعَھْدِ اللّٰہِ اِذَا عَاھَدْتُّمْ۔ جب بھی تم کسی قسم کا عہد کرو اسے پورا کرو

(ن) ہر کام میں عدل اور منصف مزاجی دکھانی چاہیئے۔ مثلاً دو آدمیوں یا دو فریقین میں کسی بات پر جھگڑا ہو گیا ہے تو اسے عدل اور انصاف سے طے کرا دینا اور زیادتی کرنے والے کو زیادتی نہ کرنے دینا۔ پہلے ان سب باتوں کی پریکٹس گھر میں گھر کے افراد سے کرنی چاہیئے۔ تاکہ پھر باہر بھی اس پر عمل ہو سکے اللہ فرماتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَاِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ

(نحل ع ۱۳)

ترجمہ:۔ یقیناً اللہ تعالیٰ انصاف کرنے احسان کرنے قریبی رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی۔ بُری بُری باتوں اور بغاوت و سرکشی سے منع کرتا ہے اور وہ نصیحت کرتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو اور اس کی بیان فرمودہ باتوں پر عمل کرو۔

حقوق اللہ اور حقوق العباد کے سلسلہ میں اس بالاتر ہستی نے جو بنیادی اصول بتائے ہیں ان کا ایک دوسرے کے ساتھ باہمی تعلق ہے اور اس ہستی نے ہم کو یہ بھی بتایا ہے کہ اگر ایک شخص حقوق اللہ کو ادا کرتا ہے لیکن حقوق العباد کے ادا کرنے میں کوتاہی کرتا ہے یا حقوق العباد ادا کرتا ہے۔ لیکن حقوق اللہ سے پہلو تہی کرتا ہے تو وہ روحانی و اخلاقی ارتقاء حاصل نہیں کر سکتا اور اس کی مشینری صحیح رنگ میں کام نہیں کر سکتی

مثلاً خدائے وحدہٗ لاشریک نے ایک مسلمان کو پانچ مرتبہ بڑے خشوع اور خضوع کے ساتھ نماز ادا کرنے کے لئے کہا ہے اور یہ امر حقوق اللہ سے تعلق رکھتا ہے نماز پڑھ کر ہم اس بات کا ثبوت دیتے ہیں کہ رب العزت جس نے ہمیں پیدا کیا اس کے آگے ہم سر بسجود ہو سکتے ہیں کیونکہ ہماری مشینری کو بنانے والے نے یہ اصول طے کیا ہے کہ اپنی مشینری کو ٹھیک رکھنے کے لئے یہ کام کرو لیکن اگر ایک طرف ہم پنج وقتہ نماز ادا کریں اور دوسری طرف حقوق العباد کا خیال نہ کریں ہمارے اندر بد اخلاق ہوں۔ بعض ہو کینہ ہو حسد ہو عداوت ہو نفرت ہو۔ بے جا غصہ ہو۔ ہم جھوٹ بولنے والے ہوں وغیرہ وغیرہ۔ تو صرف ہماری نماز ہماری مشینری کو درست نہیں رکھ سکتی کیونکہ انسانی مشینری کو ہم نے نہیں بنایا ہم نے تو اس کا ایک پرزہ بھی نہیں بنایا اس لئے اگر حقوق اللہ اور حقوق العباد کے بارہ میں خدا کی طرف سے بیان کردہ کسی اصول سے بھی ہم نے انحراف کیا تو انسانی مشینری شر کی طرف مائل ہو گی اور نتیجۃً اسے مصیبتوں اور پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ روحانی ارتقاء کا حصول تو دور کی بات ہے۔ یہی وجہ ہے وہ ہستی حقوق اللہ و حقوق العباد کی تعلیم پر عمل پیرا کرنے کیلئے اپنے مصلحین کو بھیجتی ہے جن کی اپنی زندگی اس سلسلہ میں ایک نمونہ ہوتی ہے۔۔ (باقی)

افسوس میرے تایا جان والد محمد ابراہیم صاحب وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

افسوس میرے تایا جان والد محمد ابراہیم صاحب مورخہ ۲۶ اگست شام ساڑھے چھ بجے وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ دوسرے دن مورخہ ۲۷ اگست کو ان کی نعش کو امانتاً سپرد خاک کیا گیا۔ چونکہ وہ موصی تھے تاکہ بعد میں انہیں قادیان کی مقدس زمین میں لے جایا جا سکے آپ پیدائشی احمدی تھے آپ کے والد حضرت میاں سانولا صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۸۹۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی تھی (بحوالہ تاریخ احمدیہ کشمیر) محترم تایا جان والد محمد ابراہیم صاحب باوجود معمولی تعلیم کے بڑے جذباتی احمدی تھے اور تبلیغ کا بے پناہ شوق رکھتے تھے کوئی بھی مبلغ جو اس علاقہ میں تعینات کیا جاتا ہمیشہ ان کے ساتھ تبلیغی سفر پر رہتے۔ آپ ۱۹۰۵ء میں پیدا ہوئے ۱۹۱۷ء میں آپ قادیان گئے اور ایک عرصہ تک وہاں قیام کیا۔ اور پھر آپ فرقان فورس میں بھرتی ہوئے اور پھر ملٹری میں ۱۹۳۹ء کی جنگ عظیم میں حصہ لیا۔ مصر۔ شام اور دیگر عرب ممالک کا اسی دور میں دورہ کیا۔

مرحوم نیک سیرت، صاف گو، نمازی اور تہجد گزار تھے قادیان سے آپ کو بہت محبت تھی اکثر یہی خواہش رہتی کہ میرا آخری وقت حضرت اقدس کی بستی میں آئے۔ اور اسی خواہش سے جب ان کی طبیعت زیادہ خراب ہو گئی تو ماہ جون کے اواخر میں قادیان چلے گئے۔ وہاں گرمی کی شدت کے باعث جلد واپس وطن لوٹ آئے گھر واپس آنے کے کچھ دنوں بعد آپ پر فالج کا حملہ ہوا اور اسی بیماری میں آپ داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ آپ کی بیماری کے دوران آپ کے بڑے بیٹے حوالدار محمد بشیر صاحب نے علاج وغیرہ ہر قسم کی خدمت کا کما حقہٗ حق ادا کیا۔

قارئین کرام سے مرحوم کی بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق ملنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: بشارت احمد بشیر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

چودھویں صدی ہجری کا اختتام

ظہورِ امام مہدی علیہ السلام

مرتبہ:- مولوی محمد اعظم صاحب اکسیر مربی جماعت احمدیہ گوجرانوالہ

شیعہ اور سُنّی احادیث و روایات میں یہ بات مسلّم ہے کہ سرورِ کائنات فخرِ موجودات سیّدنا و سیّد ولدِ آدم خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی نشأۃِ ثانیہ اور اس کے تمام ادیانِ عالم پر کامل غلبہ کے لئے اپنے ایک خاص روحانی فرزندِ جلیل کے ظہور کی خبر دی۔ بعض احادیث میں اسے مسیح ابن مریم اور بعض میں امام المہدی کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ تاہم وہ ہے ایک ہی شخصیت۔ حدیث میں ہے:-

"یُوْشِکُ مَنْ عَاشَ مِنْکُمْ اَنْ یَّلْقٰی عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ اِمَامًا مَهْدِیًّا"

(مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۴۱۱ مصری)

یعنی قریب ہے کہ تم میں سے جو زندہ ہو عیسیٰ ابن مریم سے ملاقات کرے۔ اس کے مہدی ہونے کی حالت میں۔ اسی طرح ہے احادیث عیسیٰ ابن مریم کے ہی المہدی نہیں وَلَا الْمَهْدِیُّ اِلَّا عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ (ابن ماجہ)

اس مسیح و مہدی یا حضرت امام مہدی علیہ السلام کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بڑی یقینی بشارتیں دیں اور حکم دیا کہ "جب وہ آئے تو جا کر اس کی بیعت کرو خواہ برف کے اُوپر سے گھٹنوں کے بل چل کر جانا پڑے" نیز فرمایا کہ "اُسے میری طرف سے سلام کہنا"۔ (ابوداؤد و بحار الانوار)

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کا دعویٰ ہے کہ آپ ہی وہ موعود امام مہدی ہیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بشارتوں کے مطابق عین وقت پر ظاہر ہوئے جبکہ کسی دوسرے شخص نے ایسا کوئی دعویٰ نہ کیا۔ آپ نے فرمایا ؎

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت

مَیں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا!

وقتِ ظہور۔ چودھویں صدی ہجری

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مشابہت (سورۃ المزمل ع ۱) اور اُمّتِ محمدیہ کے خلفاء کی سابق اُمّتِ موسوی کے خلفاء سے مشابہت (سورۃ النور ع ۷) کا تقاضا تھا۔ کہ جس طرح موسوی مسیح (عیسیٰ ابن مریم) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد چودھویں صدی کے سر پر آئے اسی طرح اُمّتِ محمدیہ کے مسیح (امام مہدیؑ) بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چودھویں صدی کے سر پر ظاہر ہوں۔

احادیث اور وقتِ موعود

(۱) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَضَتْ اَلْفٌ وَمِائَتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ سَنَةً یَبْعَثُ اللّٰهُ الْمَهْدِیَّ (النجم الثاقب جلد ۲ صفحہ ۲۰۹)

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ایک ہزار دو سو چالیس سال گزر جائیں گے تو اللہ تعالیٰ امام مہدی کو مبعوث فرمائے گا۔

(۲) ایک اور حدیث بیان کی جاتی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- "عَلٰی رَأْسِ اَلْفٍ وَثَلٰثِ مِائَةٍ تَطْلُعُ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا" کہ تیرھویں صدی کے سر پر سورج مغرب سے طلوع کرے گا۔ اس حدیث کی تشریح میں لکھا ہے کہ سورج سے مراد مہدی آخر الزمان ہے (دبستانِ مذاہب صفحہ ۳۵۵ مطبوعہ ۱۳۲۲ھ)

(۳) حدیث اَلْاٰیَاتُ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ کی تشریح میں مشہور امام اہلِ سنت حضرت مُلّا علی القاریؒ فرماتے ہیں:-

وَیَحْتَمِلُ اَنْ یَّکُوْنَ اللَّامُ فِی الْمِائَتَیْنِ لِلْعَهْدِ اَیْ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ بَعْدَ الْاَلْفِ وَهُوَ الْوَقْتُ لِظُهُوْرِ الْمَهْدِیِّ۔

(مرقاۃ جلد ۵ صفحہ ۱۸۵ و مشکوٰۃ مجتبائی صفحہ ۴۷۱)

یعنی حدیث نبویؐ کہ نشاناتِ مہدی دو سو سال بعد ہوں گے۔ اس سے مراد ہے کہ ہجرتِ نبویؐ سے ایک ہزار سال گزرنے کے بعد دو صدیاں اور گزریں گی یعنی بارہ سو سال بعد نشانات ظاہر ہوں گے اور وہی ظہورِ مہدی کا وقت ہے۔

(۴) "حدیثِ مجددین" میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر صدی کے سر پر خدا مجددین مبعوث کرتا رہے گا (ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۲۱۲) مشہور کتاب حجج الکرامہ مطبوعہ ۱۲۹۱ھ میں تیرہ صدیوں کے مجددین کی ایک فہرست کے بعد لکھا ہے کہ چودھویں صدی شروع ہونے میں دس سال باقی ہیں اگر مہدی و عیسیٰ کا ظہور ہو جائے تو وہی چودھویں صدی کے مجدّد و مجتہد ہوں گے۔ (صفحہ ۱۳۶)

بزرگانِ اُمّت اور وقتِ موعود

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"بہت سے اہلِ کشف مسلمانوں میں سے جن کا شمار ہزار سے بھی کچھ زیادہ ہوگا اپنے مکاشفات کے ذریعہ سے اور نیز خدا تعالےٰ کی کلام کے استنباط سے بالاتفاق یہ کہہ گئے ہیں کہ مسیح موعود کا ظہور چودھویں صدی کے سر سے ہرگز ہرگز تجاوز نہ کریگا اور ممکن نہیں کہ ایک گروہ کثیر اہلِ کشف کا کہ جو تمام اولین و آخرین کا مجمع ہے وہ سب جھوٹے ہوں اور ان کے تمام استنباط بھی جھوٹے ہوں"۔ (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۳۴)

(۱) انوار میں ہے:-

پیچھے اک ہزار دے گزرن ترے سو سال
حضرت مہدی ظاہر ہوسی کرسی عدل کمال

(۲) علّامہ الشعرانی المتوفی ۹۷۶ھ نے اپنی کتاب "الیواقیت والجواهر" میں فرمایا ہے:-

"مَوْلِدُهٗ لَیْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ سَنَةَ خَمْسِیْنَ وَمِائَتَیْنِ بَعْدَ الْاَلْفِ"۔ (نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار للشیخ الشبلنجی) کہ امام مہدیؑ کی پیدائش ۱۲۵۰ھ میں ہوگی۔

(۳) "گویند شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی تاریخ ظہورِ او در لفظ "چراغ دین" یافتہ و بحساب جمل عدد وے یک ہزار دو صد شصت و ہشت شود"

(حجج الکرامہ فی آثار القیامۃ صفحہ ۳۹۴)

کہ حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلویؒ نے امام مہدی علیہ السلام کی تاریخِ ظہور لفظ "چراغ دین" میں بیان فرمائی جو کہ حروف ابجد کے لحاظ سے ایک ہزار دو صد اڑسٹھ (۱۲۶۸ء) ہوتے ہیں۔

(۴) بارھویں صدی کے مجدّد حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ کو خود خدا نے علم دیا تھا کہ "اَلْمَهْدِیُّ تَهَیَّأَ لِلْخُرُوْجِ" امام مہدی آنے کو تیار ہے۔ (تفہیمات جلد ۲ صفحہ ۱۲۳)۔

(۵) "بعض از مشائخ و اہلِ علم گفتہ اند کہ خروج او بعد از دو از دہ صد سال از ہجرت شود ورنہ از سیزدہ صد تجاوز نہ کندہ" (حجج الکرامہ صفحہ ۳۹۴)

یعنی بعض مشائخ اور اہلِ علم کے نزدیک امام مہدیؑ کا ظہور بارہ سو سال ہجری کے بعد ہوگا۔ لیکن تیرہ سو سال سے تجاوز نہیں کریگا۔

(۶) نواحِ دہلی میں قریبًا آٹھ سو سال پہلے ایک باکمال اور صاحبِ کشف و کرامات بزرگ نعمت اللہ ولیؒ گزرے ہیں۔ ان کے مشہور فارسی قصیدہ میں آخری زمانے کے حالات مذکور ہیں۔ انہوں نے "غ ر" یعنی بارہ سو سال ہجری کے بعد اہم واقعات رُو نما ہونے کا ذکر کر کے فرمایا ؎

مہدیٔ وقت و عیسیٰ دوراں
ہر دو را شہسوار می بینم

یعنی اس وقت کے مہدی و عیسیٰ کو میں شہسوار دیکھتا ہوں!

(اربعین فی احوال المہدیین مطبوعہ ۱۲۶۸ھ "اصلی قصیدہ" شائع کردہ مکتبہ پاکستان لاہور)

(۷) امام مہدی علیہ السلام کے لئے مخصوص آسمانی نشان "چاند و سورج گرہن" کے متعلق ملتان کے ایک مشہور ولی بزرگ حضرت شیخ محمد عبدالعزیز پہاروی کا مشہور شعر ہے ؎

در سنِ "غاشی" ہجری دو قرآن خواہد بود
از پئے مہدی و دجّال نشاں خواہد بود

کہ "غاشی" کے عدد یعنی ۱۳۱۱ھ میں یہ دو گرہن ہوں گے جو مہدی اور دجال کے ظہور کا نشان ہوں گے۔ (حقیقۃ الوحی۔ تحفہ گولڑویہ۔ نور الحق کے دیباچہ بحوالہ بدر)

(۸) حضرت شیخ محی الدین ابن العربیؒ المتوفی ۶۳۸ھ نے فرمایا:-

"وَیَکُوْنُ ظُهُوْرُهٗ بَعْدَ مُضِیِّ خ ف ج بَعْدَ الْهِجْرَةِ"

یعنی امام مہدی کا ظہور ہجرت کے بعد خ ف ج کے گزرنے پر ہوگا۔

(مقدمہ ابن خلدون صفحہ ۳۵۴ ترجمہ از مولانا سعید حسن خان یوسفی فاضل الٰہیات اصح المطابع کراچی)

ہجرت کے حروف کی مقدار ۶۰۸ اور خ ف ج کی ۶۸۳ بنتی ہے گویا امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ۶۰۸ + ۶۸۳ = ۱۲۹۱ھ میں ہوگا۔

(۹) الشیخ علی اصغر البردجروی (بڑے بڑے خطابات کے حامل اور بہت سی کتب کے مصنّف) اپنی کتاب "نور الانوار" صفحہ ۲۱۵ پر لکھتے ہیں:- ؎

اندر "صرغی" اگر بمانی زندہ
ملک و ملّت و دین بر گردد

یعنی سال صرغی میں اگر تو زندہ رہا تو ملک،

بدشاہت اور ملت و دین میں انقلاب آجائے گا۔ مرغی کے اعداد بحساب ابجد ۱۲۶۰ھ ہوتے ہیں۔ (”امام مہدیؑ کا ظہور“ از محمد اسد اللہ کاشمیری صفحہ ۱۷)

(۲) عرب ملکوں کے دورہ پر وہاں کے علماء کا امام مہدی کے لئے انتظار دیکھ کر خواجہ حسن نظامی لکھتے ہیں:

”کیا عجب ہے کہ یہ وہی وقت ہو اور ۱۳۳۰ھ میں سنوسی کی خبر کے مطابق حضرت امام مہدی کا ظہور ہو جائے اور اگر وہ وقت ابھی نہیں آیا تو ۱۳۵۰ھ تک تو ظہور بالکل یقینی ہے۔ کیونکہ متعدد بزرگوں کی پیشگوئیوں کو ملایا جائے تو ۱۳۵۰ھ تک سب کا اتفاق ہو جاتا ہے۔“ (شیخ سنوسی اور مہدی آخر الزمان صفحہ آخر)۔

شدتِ انتظار

جب چودھویں صدی آگئی تو اہل علم شائقین امام مہدیؑ کے جلد ظہور کا انتظار کرنے لگے کیونکہ اس کے لئے وقتِ ظہور تیرھویں صدی کا آخر اور چودھویں صدی کا آغاز ہی مقرر تھا۔

(۱) نواب نورالحسن خانصاحب نے ۱۳۰۱ھ میں لکھا:—

”امام مہدیؑ کا ظہور تیرھویں صدی پر ہونا چاہیئے تھا۔ مگر یہ صدی پوری گذر گئی تو مہدیؑ نہ آئے۔ اب چودھویں صدی ہمارے سر پر آئی ہے۔ اس صدی سے اس کتاب کے لکھنے تک چھ ماہ گزر چکے ہیں۔ شاید اللہ تعالیٰ اپنا فضل و عدل و رحم و کرم فرمائے۔ چار چھ سال کے اندر مہدی ظاہر ہو جاویں۔“ (اقتراب الساعۃ صفحہ ۲۲۱)

(۲) نواب صدیق حسن خانصاحب بھی قلبی خواہش رکھتے تھے کہ ظہور مہدیؑ پر سب سے پہلے وہ انکو جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا سلام پہنچائیں۔ (حجج الکرامہ صفحہ ۲۹۹ مطبوعہ ۱۲۹۱ھ)

(۳) ۱۳۰۹ھ میں جناب مولوی شکیل احمد صاحب سہسوانی نے کہا ہے

دینِ احمدؐ کا زمانہ سے مٹا جاتا ہے نام
قہر ہے اے میرے اللہ! یہ ہوتا کیا ہے
کس لئے مہدیؑ برحق نہیں ظاہر ہوتے
دیر عیسیٰؑ کے اُترنے میں خدایا کیا ہے
عالم الغیب ہے آئینہ ہے تجھ پر سب حال
کیا کہوں ملتِ اسلام کا نقشہ کیا ہے
رات دن فتنوں کی بوچھاڑ ہے بارش کی طرح
گر نہ ہو تیری صیانت تو ٹھکانا کیا ہے۔

(الحق الصریح فی حیات مسیح صفحہ ۱۳۳ طبع ۱۳۰۹ھ)

(۴) فدائے اہل بیت جناب اثر خدا بخاری کا ”آیئے“ کے زیرِ عنوان کلام ؎

اے جانشینِ احمدِ مختارؐ آیئے
اے وارثِ حیدرِ کرار آیئے
دینِ خدا کے قافلہ سالار آیئے
دینِ نبیؐ کے مونس و غمخوار آیئے
پھر یورشیں ہیں ہم پہ یہود و ہنود کی
پھر درپئے ستم ہیں یہ کفار آیئے
گھیرا ہوا ہے قوم کو فسوق و فجور نے
مٹنے کو اب ہیں دین کے آثار آیئے
اب حد سے بڑھ گئی ہیں مظالم کی سختیاں
جتنا بھی جلد ہو سکے سرکار آیئے
اب انتظار کرتے ہوئے تھک گئے ہیں ہم
ڈھلنے لگا ہے سایۂ دیوار آیئے
اب آ بھی جایئے کا مرے منتظر امام
مدت سے منتظر ہیں عزا دار آیئے
ارمانِ دید شوقِ زیارت لئے ہوئے
بیٹھے ہوئے ہیں طالبِ دیدار آیئے

(شیعہ رسالہ ”معارف اسلام“ صاحب الزمانؑ نمبر صفحہ ۳۶)

ظہورِ مہدیؑ آخر الزمان کی نشانیاں

• ۱۸۹۴ء کے رمضان المبارک ۱۳۱۱ھ میں حسبِ پیشگوئی سورج اور چاند کو گرہن لگا جو صداقتِ مہدی پر قطعی دلیل ہے۔ • حدیثِ مجددین کے مطابق چودھویں صدی کا مجدد لازمی تھا۔ بزرگانِ اُمت نے مسیح موعود و امام مہدیؑ کو ہی چودھویں صدی کا مجدد قرار دیا۔ • نئی نئی سواریاں جہاز، ٹرین اور موٹریں ایجاد ہوئیں جس سے اونٹنیاں بیکار ہو گئیں۔ • دریا پھاڑے گئے۔ • نہریں جاری ہوئیں۔ • پہاڑ توڑے گئے۔ • طاعون پھیلی۔ • زلزلے آئے۔ • دُم دار ستارہ نکلا۔ • جھوٹ عام ہو گیا۔ • قحط پڑے۔ • دخانی جہاز نکلے۔ • بد اخلاقیاں عروج کو پہنچیں۔ • چھاپہ خانے کثرت سے بنے۔ • ٹڈی دل آئے۔ • ناگہانی موتیں ہونے لگیں۔ • ماں باپ سے بدسلوکی ہونے لگی۔ • اخلاقی و تمدنی بگاڑ پیدا ہوا۔ • مزدوروں کی طاقت بڑھی۔ • مشرق و مغرب میں قیام تعلقات ہوا۔ • عربوں پر کٹھن دور آئے۔ • دجال پوری تفصیل کے ساتھ ظاہر ہوا۔ • یاجوج و ماجوج روس اور امریکہ کی صورت میں ظاہر ہوئے۔ • زمین نے اپنے خزائن اُگلے۔ • مغربی اقوام روحانی آنکھ سے محروم ہوئیں۔ • مسلمانوں کے ۷۲ فرقے بن گئے۔ • مخفی علوم ظاہر ہوئے۔ • علماء کی حالت ایک دوسرے کی نظر میں ناگفتہ بہ ہو گئی۔ • حج بیت اللہ سے روکا گیا۔ • عیسائیت کا انتہائی غلبہ ہوا۔

نشانیاں پوری ہو گئیں

(الف) شیعہ مسلک کی ایک مشہور کتاب میں لکھا ہے:—

”اب ۱۲۷۷ ہجری ہے کہ یہ تمام نشانیاں بکمال پوری ہو چکی ہیں۔ بلکہ کئی درجہ زیادہ۔“ (نور الانوار صفحہ ۱۳۹)

(ب) سنی مسلک کی کتاب اقتراب الساعۃ میں ظہور مہدی کی نشانیوں کے بارے میں لکھا ہے:—

”اشاعتہ میں ہی ہے کہ کُلُّھَا مَوْجُوْدَۃٌ وَھِیَ فِی التَّزَایُدِ یَوْمًا فَیَوْمًا وَقَدْ کَادَتْ اَنْ تَبْلُغَ الْغَایَۃَ اَوْ قَدْ بَلَغَتْ۔ یہ بات تو ۱۰۷۶ھ میں کی گئی۔ اب ۱۳۰۱ھ میں رہی سہی نشانیاں بھی ظاہر ہو گئیں۔“ (اقتراب الساعۃ صفحہ ۵۹)

ظہورِ امام مہدیؑ علیہ السلام

چودھویں صدی کے مجدد، موعود اقوامِ عالم حضرت امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہو چکے ہیں۔ سرورِ کائناتؐ اور بزرگانِ اُمت کی پیشگوئیاں سچی نکلیں۔ مختلف بشارتوں کے عین مطابق وہ دمشق سے جانبِ شرق ہندوستان کی بستی کدعہ (قادیان) میں ۱۲۵۰ھ میں پیدا ہوئے۔ ۱۲۶۸ھ میں جوان ہوئے۔ ۱۲۹۰ھ میں بعمر چالیس سال وحی و الہام سے مشرف ہوئے اور باذنِ الٰہی چودھویں صدی کے سر پر مسیح و مہدی اور مجددِ عصر ہونے کا دعویٰ فرمایا۔ ۱۳۱۱ھ میں چاند سورج گرہن لگا۔ اسی طرح ساری نشانیاں ایک ایک کر کے پوری ہو گئیں۔ آسمانی وعدوں کے مطابق آپؑ کی تبلیغ دنیا کے کناروں تک پہنچ گئی۔ مذاہبِ عالم کے مقابل آپ فتح نصیب جرنیل ثابت ہوئے۔ ۱۳۲۵ھ میں آپؑ کی وفات ہوئی تو خلافت کا مضبوط اور دائمی نظام قدرتِ ثانیہ کے رنگ میں قائم ہوا۔ جس کے تحت آج دنیا بھر میں تبلیغ اسلام کے لئے ۴۲ مشن قائم ہیں۔ ۲۰ زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ ۲۹۵ مساجد، ۶۲ مدارس اور ۱۹ ہسپتال قائم ہیں۔ مختلف زبانوں میں بیرونِ پاکستان ۱۹ رسائل و اخبارات شائع ہوتے ہیں۔ ان تمام مساعی کا مرکز آج ربوہ ہے جہاں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے تیسرے خلیفہ حضرت مرزا ناصر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جملہ مساعی کی کامیاب و ثمر خیز راہنمائی فرما رہے ہیں۔

مبارک وہ جنہیں غور و فکر اور خدا کے حضور دعاؤں کے نتیجہ میں صادق و مصدوق محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور ہزاروں اولیاء و بزرگانِ اُمت کے رؤیا، کشوف اور پیشگوئیوں کے مصداق حضرت امام مہدی علیہ السلام کی معرفت نصیب ہو۔ کیونکہ آنیوالا آچکا اب دوسرا کوئی نہیں آئے گا۔ چودھویں صدی قریب الاختتام ہے اور سب نشانیاں پوری ہو گئیں۔ حضرت مرزا صاحبؑ فرماتے ہیں:—

”مسیح جو آنیوالا تھا یہی ہے چاہو تو قبول کرو۔ جس کسی کے کان سننے کے ہو سنے یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے اور لوگوں کی نظروں میں عجیب!“

نیز فرمایا: ؎

وہ آیا منتظر تھے جس کے رات دن
معمہ کھل گیا روشن ہوئی بات
دکھائیں آسماں نے ساری آیات
زمیں نے وقت کی دے دیں شہادات
پھر اس کے بعد کون آئے گا ہیہات
خدا سے کچھ ڈرو چھوڑو معادات
خدا نے اک جہاں کو یہ سنادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

دُعائے مغفرت

مکرم چوہدری منیر احمد صاحب احمدی آف کلکتہ کے بڑے بھائی مکرم چوہدری محمود احمد صاحب بوجہ اچانک حرکتِ قلب بند ہونے سے مورخہ ۳۰ رمضان بمطابق ۲۴ اگست ۱۹۷۹ء فوت ہو کر اپنے مالکِ حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

دوسرے روز بعد نماز عید الفطر نماز جنازہ خاکسار نے پڑھائی اور مقامی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی جس میں کلکتہ کے کثیر تعداد میں احمدی احباب اور غیر احمدی بھی شریک ہوئے۔ مرحوم نے ۷۰ سال عمر پائی۔ قادیان سے چند میل کے فاصلہ پر ستھیالی گاؤں کے رہنے والے تھے۔ اور اب کاروباری سلسلہ میں کلکتہ میں مستقل رہائش اختیار کئے ہوئے تھے۔ مرحوم نیک صالح دیندار صوم و صلوٰۃ کے پابند کم گو اور حلیم الطبع احمدی تھے اور مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔

مرحوم اپنے پیچھے ایک لڑکا اور ایک بیوی یادگار چھوڑ گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور مقام قرب عطا فرمائے نیز جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی طاقت بخشے اور جو کاروبار چھوڑ گئے ہیں اس میں ترقی اور برکت کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ سلطان احمد ظفر مبلغ انچارج کلکتہ۔

رمضان المبارک کے لیل و نہار

جماعت احمدیہ یادگیر

جماعت احمدیہ یادگیر میں رمضان المبارک میں عبادات و درس و تدریس کا پروگرام درج ذیل طریق پر جاری رہا۔

تراویح کا باقاعدہ انتظام تھا اور خاکسار نے یہ خدمت پورا رمضان ادا کی فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

روزانہ بعد نماز تراویح رمضان المبارک کے فضائل۔ عظمت۔ برکات اور اس کی اہمیت پر سلسلہ تقاریر جاری رہا جو مختلف عزیزان و بزرگان باری باری کرتے رہے اور یہ سلسلہ پورا ماہ جاری رہا۔

جماعتی طور پر یکجائی رنگ میں سحری کرانے کا انتظام کیا گیا جس میں مختلف احباب نے حصول ثواب کی غرض سے حصہ لیا اور اس کا انتظام محترم سیٹھ محمد نثار صاحب کرتے رہے آپ کی زیر نگرانی برادرم مکرم عبد الحفیظ صاحب گلبرگی بھی اس خدمت کو انجام دیتے رہے جزاھم اللہ احسن الجزاء

نماز تہجد بھی ہوتی رہی جو کبھی خاکسار اور کبھی مکرم منیر الدین خان صاحب پڑھاتے رہے۔

نماز فجر کے بعد حدیث شریف کا درس خاکسار دیتا رہا۔ بفضلہ تعالیٰ نماز عصر سے لے کر نماز مغرب تک قرآن مجید کا درس دیا جاتا رہا جس کی سعادت بھی خاکسار کو حاصل ہوئی۔

رمضان المبارک کی ستائیسویں شب ایک جلسہ مسجد احمدیہ میں منعقد کیا گیا۔ جس میں سات تقاریر ہوئیں اور ان سب تقاریر میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کی روشنی میں روزہ۔ اعتکاف اور لیلۃ القدر کی فلاسفی پر اظہار خیال کیا گیا۔ اس اجلاس کی ابتداء میں محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر و ممبر صدر انجمن احمدیہ قادیان کی جرمنی سے بخیریت مراجعت پر خوش آمدید کہا گیا۔ محترم سیٹھ محمد عبد الصمد صاحب قائمقام امیر جماعت نے مختصر سا ایڈریس پیش کیا۔

گذشتہ سالوں کی طرح امسال بھی مخیر احباب کی طرف سے غرباء و مساکین۔ یتامیٰ اور بیوگان اور مستحقین میں پارچات اور نقدی تقسیم کی گئی جس میں جماعت کے علاوہ غیر از جماعت اور غیر مسلم مستحقین کو بھی شامل کیا گیا۔

مورخہ ۲۳/۸/۷۹ قرآن مجید کے درس کے اختتام پر اجتماعی دعا ہوئی جو خاکسار نے کرائی۔

مورخہ ۲۵/۸/۷۹ کو مسجد احمدیہ میں نماز عید ادا کی گئی۔ امیر محترم نے نماز عید پڑھائی اور بعد ازاں خطبہ دیا جس میں جرمنی کے سفر میں بعض جرمنی افراد کو تبلیغ اسلام کرنے کے واقعات سنائے آخر میں پرسوز دعا پر یہ تقریب عید سعید اختتام پذیر ہوئی۔ خاکسار

منظور احمد مبلغ یادگیر

جماعت احمدیہ شاہجہانپور

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حسب سابق امسال بھی رمضان المبارک میں دیگر عبادات کے علاوہ درس القرآن اور نماز تراویح کا سلسلہ جاری رہا۔ بعد نماز عشاء نماز تراویح اور نماز ظہر کے بعد قرآن کریم کا درس اہتمام کے ساتھ جاری رہا احباب جماعت خواتین اور بچے بڑے ذوق و شوق سے ساتھ شرکت فرماتے رہے اور یہ دونوں خدمات خاکسار نے سرانجام دیں ۲۵ اگست کو احمدیہ مسلم مشن میں نماز عید ادا کی گئی۔ شاہجہانپور کے علاوہ نودھوپور۔ حمری بریلی سے بعض غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت فرمائی اور جماعت احمدیہ کے عقائد اور نظریات سے دلچسپی کا اظہار کیا۔ عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے ان عبادات اور دینی مشاغل کو قبول فرمائے آمین خاکسار

عبد الحی فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

جماعت احمدیہ کلکتہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک مرتبہ پھر ہماری زندگیوں میں رمضان المبارک اپنی تمام برکتوں اور رحمتوں کے ساتھ آیا اور خدا تعالیٰ نے ہمیں حسب استطاعت ان برکات کو سمیٹنے کا موقع عطا فرمایا اور روزے رکھنے کی سعادت بخشی الحمد للہ۔

اس ماہ مبارک میں ہر روز خاکسار نماز عشاء سے قبل ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ہفتم کا درس دیتا رہا۔ بعد نماز عشاء نماز تراویح پڑھانے کا موقع ملا جس میں کثیر تعداد میں مرد و زن شریک ہوئے۔ نماز فجر کے بعد مکرم مولوی محمد یونس صاحب معلم وقف جدید حدیقۃ الصالحین سے حدیث شریف کا درس دیتے رہے۔

ہر اتوار کو جماعت احمدیہ کلکتہ کی طرف سے مسجد احمدیہ کلکتہ میں اجتماعی افطاری کا انتظام کیا جاتا تھا۔ افطار تیار کرنے کے جملہ انتظامات کلکتہ کے خدام کے سپرد تھے جنہوں نے نہایت خوش اسلوبی سے اپنے فرض کو ادا کیا۔ بعد نماز عصر خاکسار قرآن مجید کا درس دیتا بعدہٗ اجتماعی دعا کرائی جاتی۔

مورخہ ۲۳ اگست کو نماز عصر اور قرآن مجید کے درس کے بعد اجتماعی دعا کرائی اور ۲۵ اگست کو احمدیہ مسجد کلکتہ میں ہی تمام احباب جماعت نے نماز عید ادا کی۔

علاوہ ازیں اس ماہ مبارک میں مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے سیکرٹری تبلیغ کلکتہ کے تعاون سے خصوصی طور پر آسام اور بنگال کے پچاس کے قریب افراد کو بذریعہ ڈاک مندرجہ ذیل لٹریچر بھجوایا گیا کشتی نوح۔ ختم نبوت کی حقیقت۔ الحجۃ البالغہ احمدیت کا پیغام۔ قبر مسیح۔ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب وغیرہ۔ کتب کی قیمت اور ڈاک کے اخراجات کلکتہ کے احباب نے ادا کئے جزاھم اللہ خدا تعالیٰ ہماری اس حقیر مساعی میں برکت ڈالے آمین۔ خاکسار

سلطان احمد ظفر مبلغ کلکتہ

جماعت احمدیہ بھاگلپور

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال رمضان المبارک کے بابرکت مہینہ میں مسجد احمدیہ بھاگلپور میں مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق عبادات و درس و تدریس کا عمل ہوتا رہا۔

بعد نماز عشاء نماز تراویح کا اہتمام کیا گیا جو کہ خاکسار پڑھاتا رہا اور کبھی مکرم سید عاشق حسین صاحب بھی پڑھاتے رہے آخری عشرہ میں مکرم معین خان صاحب کو اعتکاف کی سعادت حاصل ہوئی۔ بعد نماز فجر قرآن مجید کا درس پورا مہینہ ہوتا رہا جو خاکسار کے علاوہ مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب اور عزیزم سید آفتاب عالم صاحب دیتے رہے۔

اسی طرح بعد نماز عصر حدیث شریف کی روشنی میں فضائل رمضان اور روزوں کی اہمیت کے موضوع پر درس دیا جاتا رہا علاوہ ازیں تبلیغی نقطۂ نگاہ سے تفسیر کبیر کا درس بھی روزانہ بعد نماز عصر خاکسار دیتا رہا اور یہ درس شہر کے کافی حصہ میں بذریعہ لاؤڈ سپیکر سنا جاتا رہا۔

تبلیغ: اس ماہ میں خاکسار نے برادرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر فاضل مبلغ انچارج کلکتہ کے مشورہ کی روشنی میں ایک "پیغام" انگریزی میں مرتب کیا جو کہ شائع ہوا۔ اور اس طرح بذریعہ ڈاک یہ خط معززین شہر اور تعلیم یافتہ طبقہ تک بذریعہ ڈاک پہنچایا جائے گا اس کی اشاعت کے اخراجات مندرجہ ذیل بہنوں نے ادا کئے۔

(۱) محترمہ موقعہ صاحبہ شریف (۲) محترمہ سلمیٰ صاحبہ شمس (۳) محترمہ حسنی صاحبہ خورشید احمد عزیزہ بشریٰ خورشید اور عزیزہ شاہین صاحبہ مجید۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اس کا احسن بدلہ دے آمین!

علاوہ ازیں مکرم احمد رضا خان صاحب۔ مکرم سید خورشید عالم صاحب اور مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب کی طرف سے جملہ احباب جماعت کے لئے اجتماعی افطاری کا انتظام کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے آمین

اس ماہ میں محترم سیٹھ منیر احمد صاحب بانی آف کلکتہ کی طرف سے دار التبلیغ کے لئے ایک بہترین قسم کا پنکھا بطور عطیہ موصول ہوا! اسی طرح مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب اور مکرم سید خورشید عالم صاحب نے مسجد میں ایک ایک پنکھا دینے کا وعدہ فرمایا۔ اس کے علاوہ مسجد کی وائرنگ کے لئے مبلغ -/۳۰۰ روپے کا وعدہ مکرم سید مسعود عالم صاحب D.S.P نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان جملہ احباب کو دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے اور ان کے اموال میں برکت دے آمین۔

مورخہ ۲۹ر رمضان المبارک کو بعد نماز مغرب اجتماعی دعا کی گئی۔

خاکسار نے عید کی نماز بھاگلپور میں اور برہ پورہ میں مکرم سید نیر وزالدین صاحب نے پڑھائی اور موقعہ کی مناسبت سے خطبہ دیا۔

جماعت احمدیہ شموگہ

شموگہ میں رمضان المبارک کے دوران عصر تا مغرب یکم رمضان تا دس رمضان احمدیہ مسجد میں اور گیارہ تا ۲۸ رمضان روزانہ احمدی احباب کے گھروں میں قرآن کریم کا درس دیا گیا اور افطاری کا انتظام بھی اہل خانہ فرماتے رہے۔

احمدیہ مسجد میں نماز فجر کے بعد ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیا جاتا رہا۔ نماز عشاء اور تراویح احمدیہ مسجد میں ہوتی رہی ابتدءً خاکسار نصف گھنٹہ حدیث شریف کا درس دیتا رہا۔

۲۹ر رمضان المبارک کو احمدیہ مسجد میں قرآن مجید کا درس دیا گیا اور اجتماعی دعا کرائی۔

۲۵ر اگست بروز ہفتہ عید الفطر کی نماز ادا کی گئی خاکسار نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا درج پردرد خطبہ عید الفطر سنایا۔ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر و احسان ہے کہ اس نے محض اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو قرآن کریم حدیث شریف ملفوظات کا درس دینے اور نماز تراویح پڑھانے کی توفیق دی۔ خاکسار۔ شیخ احمد مبلغ شموگہ

جماعت احمدیہ مدراس

خدا تعالیٰ نے احباب جماعت احمدیہ مدراس کو رمضان کا بابرکت مہینہ مختلف عبادتوں اور ذکر الٰہی کے ساتھ گذارنے کی توفیق عطا فرمائی۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

خاکسار ۱۵ر اگست کو بذریعہ ہوائی جہاز کولمبو سے روانہ ہو کر مدراس پہنچا۔ یہاں پہنچنے کے بعد روزانہ بعد نماز تراویح قرآن مجید کا اور بعد نماز فجر حدیث کا درس دیتا رہا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ یہاں دار التبلیغ کی تعمیر کی وجہ سے نماز تراویح میں اور درس و تدریس میں کثیر تعداد میں احباب شرکت کرتے رہے۔ بعض غیر احمدی افراد بھی نمازوں اور درس و تدریس میں بھی شریک ہوتے رہے ہیں۔

مورخہ ۱۹ر اگست کو بعد نماز عصر تا مغرب قرآن شریف کا خصوصی طور پر درس ہوا۔ محترم شیخ محمد رفیق صاحب کی طرف سے افطاری کا معقول انتظام تھا۔ ان کے علاوہ بعض ایام میں مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان، مکرم محمد احمد اللہ صاحب اور مکرم حسن ابراہیم صاحب کو بھی ساری جماعت کو افطاری کروانے اور کھانا کھلانے کا شرف حاصل ہوا۔ ان کے علاوہ لوکل جماعت کی طرف سے روزانہ افطاری کا انتظام کیا گیا تھا۔

عید الفطر:۔ مورخہ ۲۵ر اگست کو صبح ساڑھے نو بجے مشن ہاؤس میں عید الفطر کی نماز ہوئی۔ تمام احباب اور مستورات کے علاوہ معقول تعداد میں غیر احمدی احباب نے بھی نماز میں شرکت کی تھی۔ نماز کے بعد خاکسار نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کا ایک روح پرور خطبہ عید الفطر سنایا۔

میل ویلیشارم میں تبلیغ:۔ مدراس سے قریباً ڈیڑھ سو میل دور واقع خالصۃً مسلم آبادی پر مشتمل ایک بستی میل ویلیشارم ہے۔ یہاں کے ایک خاندان کو دو سال قبل احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی تھی۔ اس کے بعد مدراس سے باقاعدہ لٹریچرز ارسال کئے جاتے رہے۔ رسالہ "راہ امن" بھی معقول تعداد میں جاتا ہے۔ اب خدا کے فضل و کرم سے اس بستی میں تبلیغ کا اچھا ماحول پیدا ہو رہا ہے۔ عید الفطر کے موقعہ پر وہاں تقسیم کرنے کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے اور اس کے دلائل پر مشتمل ایک اشتہار شائع کرکے بھیجا گیا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ علاقہ تامل ناڈو میں وسیع پیمانے پر تبلیغ حق پہنچانے اور سعید روحوں کو اُسے قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

خاکسار۔ محمد عمر مبلغ انچارج تامل ناڈو

جماعت احمدیہ ہاری پاری گام

اللہ تعالیٰ کے فضل سے احباب جماعت نے پوری عقیدت و احترام سے ماہ مبارک کا استقبال کیا۔ اور شایان شان ماہ رمضان کی عبادات اور احکام کو بجا آوری کی کوشش کی اور ہر محبت سے اللہ کے فضلوں کا وافر حصہ حاصل کرنے میں مگن رہے۔ بوقت صبح بعد نماز فجر خاکسار قرآن اور حدیث کی روشنی میں تربیت کے اہم پہلوؤں پر درس دیتا رہا۔ احباب دلجمعی سے سُنتے رہے۔ بعد نماز عشاء نماز تراویح باقاعدگی سے ہوتی رہی۔ اس میں احباب کثرت سے شمولیت کرتے رہے۔ اس کے علاوہ ہر جمعہ کو باجماعت نماز تہجد ادا کرنے کا پروگرام رہا۔ اس ماہ میں خدام نے عیدگاہ کی تار بندی اور کئی امور انجام دہی کے لئے وقار عمل بھی کیا۔ بروز ہفتہ پوری شان سے عید منائی گئی۔ نماز عیدگاہ میں ادا کی گئی۔ جہاں لاؤڈ سپیکر کا انتظام کیا گیا تھا۔ یہاں یہ قابل ذکر بات ہے کہ احباب جماعت کے علاوہ قریباً ڈیڑھ سو کی تعداد میں غیر احمدی احباب نے نماز میں شمولیت کی اور خطبہ عید کو بہت پسند کیا۔ موقعہ کی مناسبت سے خطبہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد آپؑ کی صداقت پر روشنی ڈالی گئی۔ خاکسار۔ ایم۔ عبد المومن مبلغ ہاری پاری گام۔

دعائے مغفرت

میری چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ رشیدہ فوزیہ بنت محترم چوہدری عبد الحق صاحب درویش قادیان مورخہ ۳۱-۸-۷۹ کو لائل پور پاکستان میں لڑکے کی ولادت کے ساتویں روز صبح اچانک وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عزیزہ مرحومہ مکرم ظہور احمد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر غلام ربانی صاحب درویش قادیان کی اہلیہ تھیں۔ عزیزہ کی شادی گزشتہ سال ماہ مارچ میں قادیان میں ہوئی تھی۔ عزیزہ کی اس ناگہانی وفات نے میری والدہ کی صحت پر جو کہ نہ صرف دل کی بہت زیادہ کمزور ہیں۔ بلکہ دیرینہ مریضہ ہیں بہت زیادہ اثر کیا ہے اس لئے میں جملہ احباب جماعت اور بزرگوں سے درخواست کرتا ہوں کہ دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری والدہ کو صحت کاملہ اور اس عظیم صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا کرے نیز قادیان میں مقیم ہر دو خاندان کے سوگوار افراد کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔ خاکسار۔ جلال الدین نیر قادیان۔

اخبارِ قادیان

● مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان، محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ تبلیغی و تربیتی دورہ کے سلسلہ میں کشمیر کے لئے مورخہ ۷-۹-۷۹ کو روانہ ہوئے۔

● مکرم چوہدری عبد القدیر صاحب ناظر بیت المال خرچ جو گزشتہ دنوں سلسلہ کے کام سے کلکتہ تشریف لے گئے تھے مورخہ ۵-۹-۷۹ کو واپس قادیان تشریف لے آئے ہیں۔ آنے کے بعد سے موصوف بوجہ بخار وغیرہ بیمار ہیں۔ کامل شفایابی کیلئے احباب دُعا فرمائیں۔

● مکرم چوہدری محمد عبد اللہ صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۳-۹-۷۹ کو لڑکا عطا فرمایا ہے نام "شریف احمد" تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود مکرم مولوی شیخ حمید اللہ صاحب مبلغ سلسلہ کا نواسہ ہے احباب نومولود کی صحت و سلامتی والی لمبی عمر اور نیک و صالح اور خادم دین بننے کے لئے دُعا فرمائیں۔

● مورخہ ۷-۹-۷۹ کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی کی صدارت میں لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا جس میں تلاوت و نظم کے بعد کبابیر (فلسطین) سے آئے ہوئے نوجوان مکرم حسن محمود احمد عودہ صاحب نے عربی زبان میں فلسطین میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں سے متعلق حالات سنائے آخر میں محترم مولانا صاحب نے عودہ صاحب کی تقریر کا اردو میں خلاصہ سنایا اور موصوف کے نیک مقاصد میں کامیابی کے لئے خاص طور پر دُعا کی تحریک کی۔

اعلاناتِ نکاح

● مورخہ ۲۸-۸-۷۹ کو محترم حضرت مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی قادیان نے بعد نماز عصر مسجد مبارک میں مندرجہ ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:۔

۱۔ مکرمہ شہناز بانو صاحبہ بنت مکرم غلام محمد صاحب ساکن خانپور ملکی کا نکاح مکرم نیاز احمد صاحب ابن مکرم سلطان احمد صاحب مرحوم ساکن خانپور ملکی کے ساتھ مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر پر قرار پایا ہے۔

۲۔ مکرمہ رخسانہ خاتون صاحبہ بنت مکرم سلطان احمد صاحب مرحوم ساکن خانپور ملکی کا نکاح مکرم مطیع الرحمٰن صاحب ابن مکرم غلام محمد صاحب ساکن خانپور ملکی کے ساتھ دو ہزار روپیہ حق مہر پر قرار پایا ہے۔

۳۔ مکرمہ سعیدہ پروین صاحبہ بنت مکرم غلام محمد صاحب ساکن خانپور ملکی کا نکاح مکرم اعجاز احمد صاحب ابن مکرم سلطان احمد صاحب مرحوم ساکن خانپور ملکی کے ساتھ دو ہزار روپیہ حق مہر پر قرار پایا ہے۔ ان نکاحوں کی خوشی کے موقعہ پر مکرم غلام محمد صاحب اور مکرم نثار محمد صاحب نے مندرجہ ذیل مدات میں رقوم ادا فرمائی ہے۔

اعانت بدر ۲۰/- شکرانہ فنڈ ۱۰/- شادی فنڈ ۱۰/- مرمت مقامات مقدسہ ۱۰/- جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ احباب کرام ان رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دُعا فرماویں۔

۴۔ عزیزہ امۃ الودود صاحبہ بنت مکرم شیخ زین العابدین صاحب ساکن کیرنگ اڑیسہ کا نکاح ہمراہ مکرم سید معین الحق صاحب ابن مکرم سید ظہیر الحق صاحب جمشید پور (بہار) بعوض حق مہر مبلغ ۳۰۰۵/- روپے۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ قادیان نے مورخہ ۴-۹-۷۹ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں پڑھایا۔ اس خوشی کے موقع پر مکرم سید ظہیر الحق صاحب نے مبلغ ۲۰/- روپے اعانت بدر اور شکرانہ فنڈ میں ادا کئے فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ جملہ احباب جماعت اس رشتہ کے باعث برکت ہونے کے لئے دُعا فرمائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

۵۔ مورخہ ۵-۹-۷۹ کو بعد نماز مغرب محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے میری بیٹی عزیزہ فریدہ بیگم صاحبہ کے نکاح کا اعلان عزیزم بشیر دین صاحب ساکن نونا بانڈی کے ساتھ مبلغ چار ہزار روپے حق مہر کے عوض کیا۔ احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دُعا فرمائیں۔

اس خوشی میں خاکسار نے اعانت بدر میں ۵/- روپے اور شکرانہ فنڈ میں ۵/- روپے ادا کئے ہیں۔

خاکسار۔ نذیر احمد کارکن دفتر آڈیٹر قادیان۔

وصایا

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی جہت سے کسی وصیت پر اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر اپنے اعتراض کی تفصیل سے دفتر ہذا کو آگاہ کرے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۲۲۱ :- میں موسیٰ حسن ولد مکرم حسن صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ دوکاندار عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۳ء ساکن موگرال ڈاکخانہ موگرال ضلع کینانور۔ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد ۱۵۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ واں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
صدیق اشرف علی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ موگرال	موسیٰ حسن	صدیق امیر علی جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ موگرال

وصیت نمبر ۱۴۳۵۵ میں مسماۃ معصوم بی بی زوجہ مکرم ذوالفقار علی خان صاحب قوم خان۔ پیشہ خانہ داری عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دھواں ساہی ڈاکخانہ سونگھڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۳/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد کچھ نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد میں صرف تھوڑا سا سونا ہے (یعنی ڈیڑھ آنا) جس کی قیمت ۱۰۰/- روپے ہے مہر مبلغ ۷۵۰/- روپیہ کا ہے۔ جو میرے خاوند کے ذمہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اگر اس کے بعد بھی کوئی جائیداد پیدا کی یا مرتے وقت کوئی جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ واں حصہ پر بھی میری وصیت حاوی ہوگی انشاء اللہ۔ اس کے علاوہ دو گنٹھ زمین ہے جس کی قیمت اندازاً ۳۵۰/- روپے ہے۔ اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
ذوالفقار علی خان	معصوم بی بی	سید یعقوب الرحمٰن صدر جماعت سونگھڑہ

وصیت نمبر ۱۴۳۶۱ میں محمدی بیگم زوجہ مکرم نور الدین الہ دین صاحب قوم شیخ۔ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدر آباد صوبہ آندھرا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۸/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا زر مہر ایک ہزار روپے (۱۰۰۰/-) بذمہ خاوند واجب الادا ہے میرے پاس سونے کا ایک عدد ہار مالیتی ۱۶۵۰/- روپے۔ ایک عدد انگوٹھی مالیتی ۱۵۰/- روپے۔ کان کے پھول مالیتی ۲۰۰/- روپے۔ ان سب کی میزان تین ہزار روپے (۳۰۰۰/- روپے) بنتی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے بعد جو جائیداد پیدا کرونگی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ بعد وفات جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
... الدین الہ دین	محمدی بیگم بدستخط موصیہ	نور الدین الہ دین شوہر موصیہ

وصیت نمبر ۱۴۳۷۵ میں ام الفضائل صوفیہ خاتون زوجہ مکرم سید انیس احمد صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن جمشید پور ڈاکخانہ جمشید پور ضلع سنگھ بھوم صوبہ بہار۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری مندرجہ ذیل منقولہ جائیداد ہے:

۱- مہر بذمہ خاوند - ۲۰۰۰/- روپے (۲) - زیور طلائی گیارہ تولہ مالیتی ۸۲۵۰/- روپے

(۳)- زیور نقرئی سات تولہ مالیتی ۱۲۵/- روپے۔ میزان ۱۰۳۷۵/- ۔

اس کے علاوہ مجھے اپنے شوہر سید انیس احمد صاحب کی طرف سے مبلغ ۱۰۰/- روپیہ ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں میں اپنی مفصلہ بالا منقولہ مالیتی ۱۰۳۷۵/- روپیہ اور ماہوار جیب خرچ مبلغ ۱۰۰/- روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے بعد میں اگر کوئی مزید منقولہ و غیر منقولہ جائیداد یا ذریعہ آمد کروں تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
سید انیس احمد شوہر موصیہ	سیدہ ام الفضائل صوفیہ خاتون	خورشید احمد انور انسپکٹر بیت المال

وصیت نمبر ۱۴۳۹۰ میں نصیر الدین خاں ولد مکرم مسعود احمد خان صاحب مرحوم۔ قوم احمدی۔ پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن کیرنگ۔ ڈاکخانہ کیرنگ۔ ضلع پوری۔ صوبہ اڑلیسہ۔ (حال کھڑک پور۔ مغربی بنگال)۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۲/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی منقولہ جائیداد نہیں البتہ غیر منقولہ جائیداد (از قسم زرعی زمین) چار بیگھے حالیہ قیمت کم و بیش ۱۲ ہزار روپیہ ہوگی علاوہ زمین کے ایک مکان میرے والد محترم کا ہے جسمیں ہم چار بھائی مشترک ہیں اس کی تقسیم تا حال عمل میں نہیں آسکی۔ میں اپنی مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۵۰۰/- (پانچ صد) روپے ہے میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ اگر میں کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ اور کوئی زائد آمد پیدا کروں تو اس کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان پوری طرح حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
ظہیر احمد خادم السیکرٹری بیت المال آمد	نصیر الدین خاں	انصار اللہ خان

وصیت نمبر ۱۴۳۹۵ میں قریشی محمد فضل اللہ ولد قریشی محمد شفیع صاحب عابد قوم قریشی۔ پیشہ طالب علم تاریخ پیدائش ۱۹۶۱/۴/۲۱ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۹/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد میں اس وقت ایک گھڑی مالیتی ۱۶۰/- روپے اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اپنی اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائیداد بناؤں تو اس کی اطلاع بھی دیتا رہونگا۔ میں اس وقت مدرسہ احمدیہ کا طالب علم ہوں۔ اسی لئے میری کوئی آمد نہیں ہے۔ جب بھی آمد کی صورت پیدا ہوگی اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت کرتا ہوں۔

نیز میری وفات کے وقت جو بھی ترکہ ثابت ہوگا اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی اور اپنے ترکہ کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
افتخار احمد اشرف	قریشی محمد فضل اللہ	قریشی محمد شفیع عابد درویش والد موصی

اعلان نکاح

میرے برادر نسبتی برادرم حنیف احمد صاحب کا نکاح خاکسار نے مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۷۹ء کو مسجد احمدیہ وارانا سی میں عزیزہ فوزیہ تزئین بنت مکرم عبد السمیع خان صاحب کے ساتھ ۵ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھایا۔ نکاح کے بعد مکرم عبد السلام صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ وارانا سی نے دعا کروائی۔ احباب سے عموماً اور درویشان قادیان سے خصوصاً درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں اور احمدیت کے لئے بابرکت فرمائے اور ان کو اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

اس موقعہ پر مکرم محمد حنیف صاحب نے اعانت بدر میں ۱۰/- روپے ادا کئے۔ فجزاہ اللہ۔

خاکسار۔ مبشر احمد ابن بابو نذیر احمد صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ دہلی۔

بیرنگ کالج بٹالہ کے ایک سیمینار میں جماعت احمدیہ کے وفد کی شرکت اور لیکچر

بیرنگ کالج بٹالہ میں شعبہ "گرونانک انسٹیٹیوٹ آف سکھ اسٹڈیز" کے تحت ہر سال ہی سیمینار منعقد ہوتا ہے اور جہاں دیگر مذاہب کے نمائندگان کو اظہار خیال کی دعوت دی جاتی ہے وہاں خاص طور پر جماعت احمدیہ کو اسلام کی نمائندگی کرنے کے لئے مدعو کیا جاتا ہے۔ اس سال کے سیمینار کا عنوان تھا "Youth and Religion" چنانچہ نظارت دعوۃ و تبلیغ کے زیر اہتمام مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے مذکورہ عنوان پر لیکچر تیار فرمایا اور سیمینار میں موصوف نے ہی مورخہ ۹ ستمبر کے پہلے اجلاس میں پڑھ کر سنایا۔

اس سیمینار کا پروگرام سہ روزہ تھا۔ پہلے دو دن یعنی ۷۔۸ ستمبر کو عیسائیت اور ہندو دھرم کے نمائندگان نے نوجوانوں کے روشن مستقبل کے تعلق میں اپنے مذاہب کی تعلیمات کو پیش کیا۔ اس پروگرام میں جماعت احمدیہ کے نمائندے بھی شرکت فرماتے رہے۔

تیسرے اور آخری دن یعنی ۹ ستمبر کو اسلام اور سکھ مذہب کے نظریات پیش کئے جانے کا پروگرام تھا۔ چنانچہ محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے وکیل المال تحریک جدید۔ محترم منظور احمد صاحب سوز ناظر تعلیم۔ محترم مولوی عبد القادر صاحب دہلوی نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان اور خاکسار محمد انعام غوری قائم مقام ایڈیٹر بدر نے اس روز کے پورے پروگرام میں شرکت کی۔ سب سے پہلے ہمارے لیکچر کی باری تھی چنانچہ محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے لیکچر پڑھا اس کے بعد سامعین کی طرف سے سوالات ہوئے جن کے محترم مولانا صاحب اور محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے نے تسلی بخش جوابات دیئے اور بتایا کہ احمدی نوجوان اپنی زندگیاں وقف کرکے بڑی بڑی مالی قربانیاں کرکے اسلام کی خدمت بجا لا رہے ہیں اور زکوٰۃ، فطرانہ اور تقسیم ترکہ وغیرہ امور کی پابندی جماعت احمدیہ کر رہی ہے اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عملی نمونہ درویشان قادیان کے علاوہ ہر ملک میں پیش کیا جا رہا ہے۔ نیز اس امر کی تردید کی کہ مرور زمانہ سے تعلیم اسلام میں کسی تحریف و تبدل کی ضرورت ہے۔ بفضلہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو اسلام کی نمائندگی کرتے ہوئے اس بات کو احسن رنگ میں پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی کہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں ہی اب نوجوانوں کا روشن مستقبل محفوظ ہے۔ (محمد انعام غوری)

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR.
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS.
PHONES:- 52325. 52686 P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل زنانہ و مردانہ چپلوں کا
واحد مرکز
چپل پروڈکٹس
۴۲/۲۹ کھنیا بازار کانپور (یوپی)

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس۔ کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!
AUTOWINGS
آٹو ونگس
32, SECOND MAIN ROAD
C.I.T. COLONY
MADRAS, 600004.
PHONE 76360

آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہے

مندرجہ ذیل خریداران اخبار بدر کا چندہ ختم ہو رہا ہے۔ براہ کرم اپنی اولین فرصت میں آئندہ سال کا چندہ اخبار بدر ارسال فرمادیں۔ تاکہ آئندہ بھی آپ کے نام بدر جاری رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین:

منیجر اخبار بدر قادیان

خریداری نمبر	نام خریداران	خریداری نمبر	نام خریداران
۱۰۴۰	مکرم اے۔ حفیظ صاحب	۱۵۲۴	مکرم ایم ابراہیم صاحب
۱۰۹۲	" سید وزارت حسین صاحب	۱۵۲۵	" اے۔ اے۔ میکوڈی
۱۱۱۴	" سید منیر الدین صاحب	۱۵۲۷	شوہوم
۱۱۴۱	" جے۔ ایس۔ راز صاحب	۱۵۲۸	" مولوی حافظ محمد یعقوب صاحب قریشی
۱۱۸۸	" قمر الدین صاحب	۱۵۳۲	" رحمت اللہ غوری صاحب
۱۲۰۴	" قریشی محمد حسین صاحب	۱۵۴۴	" وسیم احمد صاحب
۱۲۱۳	" شیخ آدم صاحب	۱۵۶۳	" محمد عنایت اللہ صاحب
۱۲۲۵	" سید مبشر الدین احمد صاحب	۱[illegible]۵۸	سیدۃ الباری صاحبہ
۱۲۵۵	انجمن احمدیہ شورت	۱۶۸۵	" محمد عظمت اللہ صاحب
۱۲۶۱	مکرم سیٹھ محمد اسماعیل صاحب غوری	۱۷۰۴	" ایم۔ احمد بیڑی مرچنٹ
۱۲۶۲	" محمد نعمت اللہ صاحب غوری	۱۷۱۵	" شیخ شمس الحق صاحب احمدی
۱۲۷۳	" محمد سعید صدیقی	۱۷۵۹	" قریشی محمود علی صاحب
۱۲۸۴	" ڈاکٹر عبد الصمد خانصاحب	۱۷۴۶	" امتیاز احمد خانصاحب
۱۲۸۷	" مبارک احمد صاحب ظفر	۱۷۵۱	" محمد نسیم احمدی عشرت
۱۳۰۸	" عبد الستار خاں صاحب	۱۸۲۵	" شیخ ناصر احمد صاحب
۱۳۳۹	آٹو ونگس	۱۸۸۵F	برمنگھم سنٹرل لائبریری
۱۳۱۹	" ایم جمال احمد صاحب	۱۸۹۴F	" ڈاکٹر حمید اللہ خانصاحب
۱۳۴۳	" محمد شمس الحق صاحب	۱۹۰۵F	سعیدہ اختر صاحبہ
۱۳۶۰	" انصار ہر دوانی	۱۹۲۳F	" ایس ایم صادق صاحب
۱۴۰۶	مس سارہ برکات صاحبہ	۱۹۲۴F	" عطاء الکریم صاحب
۱۴۱۱	" محمد یوسف صاحب	۱۹۳۱F	مسز مبارک مسعود خان صاحب
۱۴۲۳	" محمد اسماعیل احمد صاحب	۱۹۵۱F	" طاہر احمد صاحب مرزا
۱۴۳۳	" ایچ اے قریشی صاحب	۱۹۴۱F	" مبارک مسعود خان صاحب
۱۴۵۹	مسز طاہر	۱۹۵۸F	" ریاض قادر صاحب
۱۴۶۴	" مولوی محمد اسلم خان صاحب	۲۰۰۱	پنجاب نیشنل آئس فیکٹری
۱۴۹۱	" محمد اطہر الحق صاحب	۲۰۷۲F	طاہرہ کریم صاحبہ

درخواست دعا: خاکسار ان دنوں بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ پریشانیوں کے ازالہ اور بینائی کی کمزوری دور ہونے اور مقبول خدمات کی توفیق پانے کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: منظور احمد۔ مبلغ یادگیر

ڈاکٹر سید منصور احمد کلینک مظفر پور (بہار) میں
پریکٹس کا نادر موقعہ

ڈاکٹر سید منصور احمد صاحب کا کلینک مظفر پور (بہار) میں قریباً نصف صدی سے بنی نوع انسان کی خدمت کر رہا ہے اور پورے علاقہ میں اس کی اچھی شہرت ہے۔ اس اثر کو لمبے عرصہ تک قائم رکھنے کے لئے اور محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کے تعاون کے لئے ہمیں ایک نوجوان احمدی ڈاکٹر کی ضرورت ہے جو ڈاکٹر صاحب کے ساتھ پریکٹس کرے اور اس علاقے میں اپنی محنت اور لگن سے اپنا ایک مقام بنالے۔ انشاء اللہ چند سالوں میں ہزاروں روپے ماہوار آمدنی کی امید ہے۔ Pathological Laboratory اور X-ray Clinic بھی قائم کیا جاسکتا ہے۔ اگر کوئی احمدی ڈاکٹر یہاں پریکٹس شروع کرنے کے خواہشمند ہوں تو مندرجہ ذیل پتہ پر مجھ سے خط و کتابت کریں۔

خاکسار: سید داؤد احمد "دی بھارت میڈیکل ہال" کلیانی۔ مظفر پور بہار (پن ۸۴۲۰۰۱)

تبدیلی تاریخ

اجتماع مجالس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

جملہ قائدین کرام مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ بعض وجوہات کی بناء پر اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی تاریخوں میں تبدیلی کر دی گئی ہے۔ اور اب یہ اجتماع اب بجائے ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱ر اکتوبر کے

مورخہ **۵۔ ۶۔ ۷ر اکتوبر ۱۹۷۹ء** کو منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ

قائدین کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ زیادہ سے نمائندگان کو اس اجتماع میں شرکت کے لئے بھجوائیں۔ امید ہے کہ نمائندگان ۴ر اکتوبر تک قادیان پہنچ جائیں گے۔

احباب دعا بھی فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر جہت سے بابرکت اور کامیاب فرمائے۔ آمین

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

جماعتہائے احمدیہ اتر پردیش کی تیرہویں سالانہ کانفرنس

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حسب فیصلہ جماعتہائے احمدیہ اتر پردیش کی تیرہویں سالانہ کانفرنس اس مرتبہ "**شاہجہانپور**" میں **۲۴ و ۲۵ر اکتوبر ۱۹۷۹ء** بروز بدھ و جمعرات منعقد ہونا قرار پائی ہے۔ جملہ احباب جماعت کی خدمت میں عموماً اور اتر پردیش و راجستھان کی جماعتوں سے خصوصاً درخواست ہے کہ کثیر تعداد میں شمولیت فرما کر کانفرنس کو کامیاب بنائیں۔

★ — قیام وطعام کی ذمہ داری مقامی احباب جماعت احمدیہ کانفرنس پر ہوگی۔
★ — مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔
★ — اتر پردیش اور راجستھان کی جماعتیں "چندہ برائے کانفرنس" خاکسار صدر مجلس استقبالیہ کے نام ارسال کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔
★ — احباب دعا بھی فرمائیں کہ اللہ اس کانفرنس کے انعقاد کو بابرکت فرمائے۔

خاکسار:

جنرل سیکرٹری شاہجہانپور — مکرم ڈاکٹر قریشی محمد عابد صاحب
عبدالحق فضل مبلغ سلسلہ صدر مجلس استقبالیہ
سیکرٹری — مکرم محمد شاہد صاحب ایڈووکیٹ

C/O Ahmadi & CO, Bahadur ganj
SHAHJAHANPUR - 242001 (U.P)

مالی قربانیاں اور غلبۂ اسلام

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۸ء کے موقعہ پر احباب جماعت (جس میں قادیان اور بھارت میں مقیم جملہ احمدی بھی شامل ہیں) کے نام اپنے روح پرور پیغام میں فرمایا ہے:۔

"ہمیں خدا نے غلبۂ اسلام کے لئے پیدا کیا ہے تو پھر ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی طاقت کے مطابق اس بارہ میں ہر ممکن کوشش کریں اور قربانی کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھیں۔
...... ہماری روحانی آنکھ حالات کے افق پر غلبۂ اسلام کے آثار دیکھ رہی ہے۔ لیکن اسکے لئے ہمیں بہرحال قربانیاں دینی ہوں گی۔ اپنے اموال اور اوقات کو قربان کرنا ہوگا۔"

پس مبارک ہے وہ احمدی بھائی جو پورے اخلاص اور شرح صدر کے ساتھ اپنے ذمہ لازمی چندہ جات سو فیصدی ادا کرنے کے علاوہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جاری کردہ تحریکات میں حصہ لے کر غلبۂ اسلام کو قریب تر لانے میں حصہ دار بنتا ہے اور اس طرح خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کر کے اس کے افضال اور انعامات سے فیض یاب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسکی توفیق عطا فرمائے آمین۔ **ناظر بیت المال آمد قادیان**

آل مہاراشٹر احمدیہ مسلم کانفرنس بمبئی

احباب جماعت ہائے احمدیہ مہاراشٹر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال آل مہاراشٹر احمدیہ مسلم کانفرنس کا انعقاد انشاء اللہ تعالیٰ **۱۳ و ۱۴ر اکتوبر ۱۹۷۹ء** بروز ہفتہ و اتوار بمبئی میں ہوگا۔

★ — مقام انعقاد: برلا ہال۔ چوپاٹی بمبئی۔
★ — صدر مجلس استقبالیہ محترم محمد سلیمان صاحب صدر جماعت احمدیہ بمبئی ہوں گے۔
★ — ہندوستان کی تمام جماعتوں اور احباب کرام سے بھی درخواست ہے کہ اس کانفرنس میں شمولیت فرمائیں۔ نیز جماعتہائے احمدیہ مہاراشٹر کی خواتین وحضرات زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کر کے کانفرنس کو کامیاب بنائیں۔
★ — احباب کو بمبئی سنٹرل سٹیشن پر اترنا ہوگا۔ خدام اسٹیشن پر مہمانوں کے خیر مقدم کے لئے موجود ہوں گے۔ الحق بلڈنگ ۱۷۔ دائی ایم سی اے روڈ بمبئی نمبر ۸ اسٹیشن کے بالکل قریب ہے۔ مہمانان کرام "الحق بلڈنگ" پہنچ جائیں۔ خط و کتابت مبلغ انچارج کے پتہ پر کی جائے۔
★ — مہمانوں کے قیام وطعام کا انتظام جماعت احمدیہ بمبئی کے ذمہ ہوگا۔ البتہ موسم کے مطابق مختصر سا بستر ہمراہ لائیں۔ قیام کے جماعتی انتظام کے علاوہ جو دوست اور فیملیز سہولت کی خاطر ہوٹل میں ٹھہرنا پسند فرمائیں، وہ مبلغ انچارج کو رقم بھجوا کر ہوٹل میں ریزرویشن کروا سکتے ہیں۔

کانفرنس کی کامیابی کے لئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

خاکسار:
غلام نبی نیاز فاضل بی اے مبلغ سلسلہ
(الحق بلڈنگ ۱۷ دائی ایم سی اے روڈ بمبئی ۸)

ملایالم اور تامل میں کتابیں

حال ہی میں جماعت احمدیہ کالی کٹ اور کوڈالی نے خاکسار کی دو کتابیں بعنوان "وفات حضرت عیسیٰ علیہ السلام از روئے قرآن و احادیث" (۹۵ صفحات) اور "حضرت امام مہدی علیہ السلام کی تلاش میں" (28 صفحات) شائع کی ہیں۔ اول الذکر کتاب دو روپیہ قیمت پر اور ثانی الذکر مفت میں مندرجہ ذیل پتوں پر دستیاب ہو سکتی ہیں:۔

1- Moulvi Md. Abulwafa sb.	(2) DR: Mansoor Ahmad sb. M.B.B.S
Jamat Ahmadiyya	President Jamat Ahmadiyya
WEST silk street	P.O: KOODALI
CALICUT (Kerala)	Distt. Cannanore (Kerala)

جماعت احمدیہ مدراس نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دو کتابوں "فتح اسلام" اور "لیکچر لاہور" کا تامل میں ترجمہ شائع کیا ہے۔ فی کتاب دو روپیہ قیمت ہے۔ علاوہ ازیں "اسلام اور شنکر اچاریہ" "حقیقت عیسائیت" "ظہور امام مہدی علیہ السلام" وغیرہ خاکسار کی تحریر کردہ کتب بھی مندرجہ ذیل پتہ پر دستیاب ہو سکتی ہیں:۔

Mohammad Umar H.A.
Ahmadiyya Muslim Mission
MADRAS - 24
600024.

درخواست دعا: — مکرم ہمزہ کویا صاحب ارناکلم (کیرالہ) بذریعہ ٹیلیگرام اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے دل کا اپریشن ہونا ہے۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ ان کو کامل شفا دے۔ اور دل کے والو (Value) کا اپریشن کامیاب ہو۔ آمین۔ امیر جماعت احمدیہ قادیان